Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 29

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

28 شعبان 1433 ہجری قمری۔ 19 وفا 1391 ہش 19 جولائی 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔

یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط کرو۔

مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح ہی ہے۔

جیسے خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نری پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنالے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پروا نہیں کرتا خواہ وہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے؟ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کچھ چیز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو؛ ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب ہو گیا ہے۔ کب تک جاری رہے لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (الرعد: 12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ استغفار بھی کرتے ہیں۔ پھر کیوں مصائب اور ابتلا آ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔ پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلّے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جاوے اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات خیرات کی طرح ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق حق العباد کا ہے جو فرض ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جاوے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو، یہ بڑی غلطی ہے۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔...... جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔

قرآن شریف فرماتا ہے مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ... الاٰیۃ (المائدۃ: 33)

یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی مَیں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔........... یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط کرو...... یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 270-271 سن اشاعت 2003)

---

121 واں جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 121 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء (بروز ہفتہ اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان کی برکات کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

پاکیزہ ارشادات

برکتوں والا مہینہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان المبارک کی برکات کے متعلق فرماتے ہیں:

''یہ مہینہ جہاں مومنوں کے لئے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بے شمار برکتیں لے کر آتا ہے وہاں شیطان کے لئے یا شیطان صفت لوگوں کے لئے تکلیف کا مہینہ بھی بن جاتا ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کو اس مہینہ میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب مومن اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور شیطان کے حملے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو یہی چیز اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اور شیطان کو جکڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ایک اللہ کا بندہ اللہ کی خاطر جب جائز چیزوں سے بھی اپنے آپ کو روک رہا ہوتا ہے تو ناجائز باتوں سے جن کے بارے میں شیطان وقتاً فوقتاً اس کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے پھر اس سے کس قدر بچنے کی کوشش کرے گا۔ ورنہ تو جو مضبوط ایمان والے نہیں ہیں، جن کے دل میں رمضان میں بھی رمضان کا احترام پیدا نہیں ہوتا وہ تو رمضان میں بھی مکمل طور پر شیطان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی لوگوں کے حق مارنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور موقع ملے تو حق مارتے ہیں، تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

غرض رمضان برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہر اس نیکی کو بجالانے کی کوشش کرتے ہیں اور بجالا رہے ہوتے ہیں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ہر اس برائی کو چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کو چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ بلکہ بعض جائز چیزوں کو بھی ایک خاص وقت کے لئے اس لئے چھوڑ رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزوں کی فرضیت اور بعض چیزوں سے بھی پرہیز اس لئے ہے تا کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو اور اس طرح بچو جس طرح کسی ڈھال کے پیچھے چھپ کے بچا جاتا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز کے پیچھے چھپ کر بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں ایک خوف بھی ہوتا ہے۔ جس حملے سے بچ رہا ہوتا ہے اس کے خوف کی وجہ سے وہ پیچھے چھپتا ہے۔ تو فرمایا کہ روزے رکھو اور روزے رکھنے کا جو حق ہے اس کو ادا کرتے ہوئے رکھو تو تقویٰ میں ترقی کرو گے۔ ورنہ ایک روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم نے جو غلطیاں اور گناہ کئے ہیں ان کے بدنتائج سے بچنے کے لئے میں نے ایک راستہ تمہارے لئے بنایا ہے تا کہ تم خالص ہو کر دوبارہ میری طرف آؤ۔ اور ان روزوں میں، رمضان میں روزہ رکھنے کا حق ادا کرتے ہوئے میری خاطر تم جائز باتوں سے بھی پرہیز کر رہے ہوتے ہو اور تمہاری اس کوشش کی وجہ سے مَیں بھی تم پر رحمت کی نظر ڈالتا ہوں اور شیطان کو جکڑ دیتا ہوں۔ تا کہ تم جس خوف کی وجہ سے روزہ رکھتے ہو اور روزہ رکھتے ہوئے اس ڈھال کے پیچھے آتے ہو، تقویٰ اختیار کرتے ہو تا کہ اس میں تم محفوظ رہو، اور تمہیں شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو فرمایا کہ یہ تقوی جو ہے، یہ ڈھال جو ہے، یہ شیطان کے حملوں سے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش جو ہے، یہ تمہارے روزے رکھنے کی وجہ سے تمہاری حفاظت کر رہی ہے۔ اس لئے ایک مجاہدہ کر کے جب تم اس حفاظت کے حصار میں آ گئے ہو تو اب اس میں رہنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ اب اس حصار کو، اس تقویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں وہ روزوں کی وجہ سے تقویٰ کے اور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب پانے والے بنتے چلے جاتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ روزہ صرف اتنا نہیں ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیا تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ روزے کے ساتھ بہت ساری برائیوں کو بھی چھوڑنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی پہلے سے بڑھ کر کرنی ہوگی تبھی تقویٰ بھی حاصل ہوگا اور اس میں ترقی بھی ہوگی۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 739 تا 741)

عبادات کی طرف خصوصی توجہ کا مہینہ

''اس یقین کے ساتھ جب ہم دعائیں مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ سنے گا۔ یہ نہیں کہ منہ سے تو کہہ دیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہے اور ایمان ہے لیکن جو اس کے احکامات ہیں ان پر عمل نہ ہو۔ نمازیں سال کے سال صرف رمضان میں پڑھنے کی کوشش کی جا رہی ہو یا کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، بہت فضل ہے جماعت پر کہ دوسروں کے مقابلے میں جماعت کی ایک بڑی تعداد نمازیں ادا کرنے والی ہے، نمازیں پڑھنے والی ہے۔ لیکن باجماعت نمازوں کی طرف ابھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس میں ابھی بہت کمی ہے۔

تو یہ رمضان ہمیں ایک دفعہ پھر موقع دے رہا ہے کہ ہم خدا کے آگے جھکیں جس طرح جھکنے کا حق ہے۔ اس کی عبادت کریں، جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کا یقیناً جواب دے گا۔ اور یہ عہد کریں کہ آئندہ ہم ان عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ اگر یہ ہو جائے تو اس سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی سالوں میں ہونے والی ترقیات کو دنوں میں واقع ہوتے دیکھیں گے۔ اس لئے مَیں پھر یہی کہوں گا کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں۔ دوسروں کے پاس دعائیں کروانے کی بجائے (بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ اپنا اپنا ایک حلقہ بنایا ہوا ہے، وہاں دعائیں کروانے کے لئے جاتے ہیں، اور خود توجہ نہیں ہوتی)۔ خود اللہ تعالیٰ کی ذات کی قدرتوں کا تجربہ حاصل کریں۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 764)

قرآن کریم کو رمضان سے ایک خاص نسبت ہے۔

''آج کل ماشاء اللہ جہاں رمضان کی وجہ سے مسجدوں میں درسوں کے سننے اور پھر اس کا مختصر ترجمہ اور تفسیر یا اہم مقامات کی وضاحت سننے کا موقع میسر ہوتا ہے جس سے بڑے شوق کے ساتھ بہت سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر نماز تراویح میں قرآن کریم کا دور مکمل ہو رہا ہوتا ہے اور خاصی تعداد اس سے بھی فائدہ اٹھاتی ہے، وہاں گھروں میں بھی قرآن کریم پڑھنے اس کی تلاوت کرنے اور بعض کو اس کا ترجمہ پڑھنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ عموماً ماشاء اللہ! اکثر احمدی گھروں میں رمضان میں قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف خاص توجہ ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو رمضان کی وجہ سے اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی مومن عمومی کوشش کرتا ہے۔

دوسرے قرآن کریم کو جیسا کہ ہم جانتے ہیں رمضان سے ایک خاص نسبت ہے۔ اس کا نزول اس مہینے میں شروع ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی اپنے حضور مناجات کو خدا تعالیٰ نے سنا اور اپنی رحمت کے دروازے کھولے اور دنیا کو گندا اور شرک میں پڑا ہوا دیکھ کر بے چین اور بیزار ہونے والے وجود کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کیلئے شرعی کتاب دے کر دنیا میں مبعوث فرمایا اور پھر ۲۳ سال کے لمبے عرصہ تک یہ شریعت اترتی رہی اور جبریل آپؐ کے پاس ہر رمضان میں اس وقت تک کے نازل شدہ قرآن کا ایک دور مکمل کرواتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سال (جس سال آپؐ کا وصال ہوا) اس سال کا جو رمضان تھا اس سال میں جبکہ شریعت مکمل اور کامل ہو چکی تھی جبریل نے دو دفعہ قرآن کریم ختم کروایا۔ پس یہ سنت ہے جس کو مومن جاری رکھتے ہیں اور کم از کم ایک یا دو رمضان میں قرآن کریم کا دور مکمل کرتے ہیں۔ ختم کرتے ہیں، پڑھتے ہیں۔ اور جن کو توفیق ہو وہ دو دفعہ سے زیادہ بھی پڑھ لیتے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 624-623)

جسمانی خوراک کم کر کے روحانی خوراک میں اضافہ کریں۔

''روزوں کا تمہیں اس وقت فائدہ ہوگا جب جسمانی خوراک کم کر کے روحانی خوراک میں اضافہ کرو گے۔ صرف دنیا کی بے انتہا مصروفیتوں کے پیچھے نہ پڑے رہو۔ روزہ رکھ کے بھی سوائے یہ کہ صبح سحری کھالی اور پھر دنیاوی کاموں اور دھندوں میں مصروف ہو گئے۔ ورنہ تو دنیا دار بھی صحت کے خیال سے یا فیشن کے طور پر خوراک کم کر دیتے ہیں۔ تمہاری خوراک کی کمی جسم کی خوبصورتی یا صحت کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہو۔ اور یہ رضا تبھی حاصل ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پہلے کی نسبت زیادہ ہوگا۔ اس کی تسبیح اور اس کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس کی طرف زیادہ جھکو گے۔ تبھی روزہ شیطان سے بھی بچا کر رکھے گا اور تقویٰ میں بھی بڑھائے گا۔ ورنہ جیسا کہ میں نے کہا، بے شمار لوگ ایسے ہیں، مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کے شیطان کھلے پھرتے ہیں، ان کو جکڑا نہیں جاتا اس لئے کہ وہ تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہوتے اور ان کو کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوتا۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 742)

رمضان کی برکتیں اس وقت حاصل ہوں گی۔

''رمضان میں روزوں کی جو برکتیں ہیں اسی وقت حاصل ہوں گی جب یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بھی جو بظاہر چھوٹی لگ رہی ہوتی ہیں آدمی معمولی سمجھ رہا ہوتا ہے ہر قسم کی برائیاں بھی ختم نہیں کرتے۔ ان میں بہت بڑی برائی جو ہے جس کو آدمی محسوس نہیں کرتا وہ جھوٹ ہے۔ اگر جھوٹ بول رہے ہو تو اس ڈھال کو پھاڑ دیتے ہو لوگوں کی غیبت کر رہے ہو، چغلیاں کر رہے ہو، پیچھے بیٹھ کر ان کی باتیں کر رہے ہو تو یہ بھی تمہارے روزے کی ڈھال کو پھاڑنے والی ہیں۔ تو روزہ اگر تمام لوازمات کے ساتھ رکھا جائے تو ڈھال بنے گا ورنہ دوسری جگہ فرمایا پھر تو یہ روزہ بھوک اور پیاس ہی ہے۔ جو آدمی برداشت کر رہا ہوتا ہے۔'' (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 753)

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں سب سے اہم چیز نماز ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو بڑے خوف سے اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے۔

جلسہ کے دنوں میں جو تین دن ہیں جن میں ہماری روحانی، علمی، اخلاقی ترقی کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، اس میں اکثر لوگ تہجد کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور فرض نمازیں بھی باجماعت ادا کرتے ہیں اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کا عہد کریں، تبھی تقویٰ کے سب سے اہم پہلو پر چلنے والے کہلا سکیں گے اور تبھی جلسے کے انعقاد کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے باہر رہنے والے احمدیوں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے بھی دن پھیرے اور اُنہیں مذہبی آزادی حاصل ہو۔ دوسرے جو بہت بڑی ذمہ داری پاکستان سے باہر رہنے والے احمدیوں پر پڑتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے آگے آئیں۔

تبلیغ کے راستوں کو تلاش کرنے کے لئے بھی تقویٰ ہی شرط ہے جس پر چلنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب سابق محاسب وافسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات پر مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 مئی 2012ء بمطابق 18 ہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام ننسپیٹ۔ ہالینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 8 جون 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر مجھے توفیق عطا فرمائی کہ یہاں ہالینڈ کے جلسے میں شامل ہوں۔ یہ جلسہ اصل پروگرام کے مطابق تو اگلے ہفتے ہونا تھا لیکن پھر میری شمولیت کی خواہش کی وجہ سے میرے پروگرام کو دیکھتے ہوئے ہالینڈ کی جماعت نے ایک ہفتہ پہلے کا پروگرام بنا لیا اور بڑے مختصر نوٹس (Notice) پر یہ پروگرام بنایا۔ بیشک ہالینڈ چھوٹا ملک ہے اور جماعت بھی چھوٹی ہے اور بڑی جلدی اطلاعیں بھی ہو سکتی ہیں لیکن پھر بھی اس پروگرام میں تبدیلی آپ لوگوں نے بڑی خوش دلی سے کی اور بڑی آسانی سے کر دی۔ جگہ کا مسئلہ تھا۔ یہ جگہ کافی تنگ ہے۔ ہال جو کرائے پر لئے ہوئے تھے وہ ان تاریخوں پر مل نہیں رہے تھے لیکن بہرحال اچھا انتظام ہو گیا ہے۔ لیکن بعض عملی دقتیں اور مسائل بھی پیدا ہوئے ہوں گے یا ہو سکتا ہے کہ پیدا ہوں جس میں آپ لوگوں کو کسی معمولی تکلیف سے گزرنا پڑے۔ تو اگر ایسی صورت ہو تو ان تکلیفوں کو برداشت کریں۔ اوّل تو مجھے امید ہے کہ ماشاء اللہ کام کرنے والے کارکنان ہر طرح آرام پہنچانے کی اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اب دنیا میں چاہے چھوٹی جماعتیں ہوں یا بڑی جماعتیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ اور بڑے اجتماعات کے تمام انتظامات سنبھالنے کے لئے ہر جگہ بے غرض اور بے نفس کارکنان کی ٹیمیں تیار ہو چکی ہیں جو خوشی سے مہمانوں کی ہر طرح خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اور جو مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہوں آپ کے جاری نظام کے بلانے پر آنے والے مہمان ہوں، اُن کی خدمت تو خاص طور پر بڑے بے نفس ہو کر ہمارے کارکنان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو آئندہ بھی اور ہمیشہ اس بے نفس خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے اور انہیں بہترین جزا دے اور اگر کہیں کوئی کمیاں رہ گئی ہیں تو اُن کی پردہ پوشی فرمائے اور مہمانوں کو، شاملین جلسہ کو بھی چاہئے کہ بجائے کمیوں اور کمزوریوں کو دیکھنے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے اصل مقصد اور جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔

بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریت: 56)۔ پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہد بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ کچھ کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تاکہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تاکہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

تمام مخلصین داخلینِ سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ (آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جلسہ ہمارے لئے اس معیار کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ اس جلسہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی سوچ کو مزید صیقل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اس صورت میں سب محبتوں پر غالب آ سکتی ہے جب ہمیں یہ پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ رسول ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اور اس کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ہمیں پتہ ہو، ہمارے علم میں ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ بلکہ ان باتوں کو علم میں لا کر اُس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور پھر اس کے حصول کے لئے بھرپور کوشش ہونی چاہئے، مستقل کوشش ہونی چاہئے۔ اور جب ان باتوں پر عمل ہو گا تو تبھی وہ

حالت پیدا ہوگی جب انسان کو سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ ایک نہ ایک دن ہر انسان نے اس دنیا سے جانا ہے۔ خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کے ساتھ اس دنیا سے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔

پس اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے کہ انسان میں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رُکنے کا خیال اُس وقت ہی شدت سے پیدا ہوتا ہے جب اُسے یہ یقین ہو کہ مَیں نے ایک نہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں مَیں اپنے اعمال کے بارے میں پوچھا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:19) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اُس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خوب باخبر ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ تمہارا ایمان تب کامل ہوگا جب تم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو گے۔ اور یہ تقویٰ اُس وقت ایک حقیقی مومن کہلانے والے کو حاصل ہوتا ہے جب وہ یہ دیکھے کہ اُس نے اگلے جہان کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اُس حقیقی اور دائمی زندگی کے لئے کیا کوشش کی ہے؟ اس دنیا کے لئے تو انسان کوشش کرتا ہے۔ بڑے تردّد سے ملازمتوں کی تلاش کرتا ہے۔ کاروبار کے لئے محنت کرتا ہے۔ جائیدادیں بنانے کے لئے محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے لئے فکرمندی کے ساتھ کوشش کرتا ہے اور بہت سے دنیاوی دھندوں کے لئے کوششیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ ان دنیاوی کاموں کے لئے ایک شخص جس کو خدا تعالیٰ پر یقین ہو اس کوشش کے ساتھ کچھ حد تک دعا بھی کرتا ہے یا دوسروں سے دعا کرواتا ہے۔ مجھے روزانہ بیشمار خطوط ان دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے دعا کے آتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو خود تو صرف دنیاداری کے کاموں میں پڑے رہتے ہیں۔ نمازیں بھی پانچ پوری نہیں پڑھتے۔ اگر پڑھتے ہیں تو جلدی جلدی ٹکریں مار کر پڑھ لیتے ہیں لیکن دعا کے لئے بڑی دردناک حالت بنا کر خط لکھ رہے ہوتے ہیں اور وہ بھی دنیاوی چیزوں کے لئے۔ بہرحال اس بارے میں آگے میں ذکر کروں گا کہ دعاؤں کی کیا اہمیت ہے؟ تو یہاں مَیں یہ بیان کر رہا تھا کہ انسان دنیاوی کاموں کے لئے تو بہت کچھ کرتا ہے۔ یہ ایک احمدی کا دعویٰ بھی ہے کہ مَیں نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے مجھے پھر اسلام کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروایا ہے لیکن تقویٰ کا وہ معیار حاصل نہیں کرتا یا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا جو ایک احمدی مسلمان کا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرنے کے بعد تمہاری دنیاوی ترقیات کے بارے میں پوچھا جائے گا، بلکہ فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے، اُس کل کے لئے، اُس آئندہ کی زندگی کے لئے جو تمہارے مرنے کے بعد شروع ہونی ہے، جو ہمیشہ کی زندگی ہے، اُس کے لئے تم نے کیا آگے بھیجا ہے؟ اس دنیا کی کمائی، اس دنیا کے بینک بیلنس، اس دنیا کی جائیداد، اولاد اور عزیز رشتے دار سب یہیں رہ جانے ہیں۔ ان کے بارے میں خدا تعالیٰ کچھ نہیں پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو یہ کہ جن نیک اعمال کرنے کی مَیں نے تلقین کی تھی وہ تم نے کتنے کئے ہیں؟ اور جو بھی نیک عمل ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے ہوں گے، جو کام بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے ہم نے کیا ہوگا، جس حد تک بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہم نے کوشش کی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور موجود ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ تک تمہارے یہ اموال نہیں پہنچیں گے بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھو کہ جو عمل بھی تم کر رہے ہو، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی سوچ کے ساتھ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی سوچ کے ساتھ ہو۔ جو عمل خالص تقویٰ پر چلتے ہوئے ہوگا، وہی عمل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ وہی عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ مدّنظر رکھتے ہوئے ایک بندہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا بدلہ پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کی نیت اور ہر عمل سے باخبر ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہمارے عمل کیا ہیں؟ اور اُن اعمال کرنے کی ہماری نیت کیا ہے؟ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ پس ہمارا وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے جس کے کرنے کی نیت نیک ہو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کیا گیا ہو۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں سب سے اہم چیز نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے بعد دوسری اہم شرط جو ہے وہ نماز کا قیام رکھی ہے۔ لیکن دوسری جگہ نماز پڑھنے والوں کو بڑی سخت تنبیہ بھی کی، یہ انذار بھی کیا۔ فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ (الماعون:4) کہ نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے، یعنی اُن نمازیوں کے لئے جو نماز کا حق ادا نہیں کرتے، جو تقویٰ کے بغیر نمازیں پڑھنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے، جو خبیر ہے، جو علیم ہے اُسے ہر چھپی ہوئی بات کی بھی خبر ہے، اُسے ہر بات کا بھی علم ہے۔ نیتوں کو بھی جانتا ہے، نمازیں پڑھنے کی کیفیت کو بھی جانتا ہے۔ وہ ایسی نمازیں الٹا دیتا ہے جو تقویٰ سے عاری ہوں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو بڑے خوف سے اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ نمازیں ہماری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ نے قرار دی ہیں اور جو مقصد ہو، اُس کے حصول کے لئے کوشش بھی بہت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) کہ اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ دنیا دار دنیا کمانے کے لئے کتنے ہاتھ پیر مارتا ہے، کتنی محنت کرتا ہے، کتنی تکلیفیں برداشت کرتا ہے، اتنی فکر کرتا ہے کہ اپنی صحت برباد کر لیتا ہے۔ بعض لوگوں کو دنیاوی مال کا، جائیداد کا نقصان ہو جائے تو دل کے دورے پڑنے لگ جاتے ہیں۔ بعض لوگ خاطر خواہ نتائج نہ دیکھ کر اس طرح ڈپریشن میں چلے جاتے ہیں کہ اُن کو ساری عمر کا روگ لگ جاتا ہے۔ صرف اس دنیا کی زندگی کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ جو اگر دیکھیں تو ایک انسان کی فعال زندگی، ایک ایکٹو (Active) زندگی کی جو زیادہ سے زیادہ عمر ہے ساٹھ ستر سال تک کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کی زندگی عموماً فعال نہیں ہوتی۔ پھر عموماً بچوں کے یا دوسروں کے رحم و کرم پر انسان پڑا ہوتا ہے۔ یہاں بھی ان ملکوں میں دیکھیں تو بچے بھی نہیں سنبھالتے۔ اکثر لوگ اولڈ پیپل ہاؤس (Old People House) میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ہفتے کے بعد بچے مل آتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا احسان کر لیا۔ اُس وقت کوئی نہیں پوچھتا۔ وہاں سب نرسوں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ تو اس عمر کو پہنچ کر جن کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہوتا ہے انہیں پھر خدا تعالیٰ کی یاد بھی آ جاتی ہے۔ اُس وقت بعض کو اخروی زندگی کی فکر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ انجام بخیر ہونے کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں اور کرواتے بھی ہیں لیکن حقیقی مومن وہ ہے جو اس عمر پر پہنچنے سے بہت پہلے اپنے انجام بخیر ہونے کی فکر کرے اور اپنی زندگی کے اصل اور بنیادی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اپنی عبادات کا حق ادا کرے۔ دنیا کی دلچسپیاں، دنیا کی رنگینیاں اُسے عبادت سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔ نمازوں سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احمدی گھرانوں پر احسان ہے کہ عموماً خاوند یا بیوی میں سے ایک اگر عبادت کا حق ادا کرنے والا نہیں تو دوسرا توجہ دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ کئی لوگ ملاقاتوں میں بھی اور خطوط کے ذریعے بھی مجھے کہتے ہیں کہ ہمارے خاوند یا بیوی کے لئے دعا کریں، اُنہیں نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ یہ توجہ پیدا ہو جائے۔ عموماً عورتیں زیادہ کہتی ہیں۔ یہ بات اس لحاظ سے جہاں خوشکن بھی ہے کہ عورتوں کو نمازوں کی طرف توجہ زیادہ ہے اور امید کی جاتی ہے اُن کی اس توجہ کی وجہ سے بچوں کی توجہ بھی رہے گی اور صحیح تربیت کر سکیں گی۔ وہاں یہ امر قابل فکر بھی ہے کہ مرد جو قوام بنایا گیا ہے، جو گھر کا نگران بنایا گیا ہے، وہ نمازوں میں سست ہے۔ وہ گھر کا سربراہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر والوں کے لئے نمونہ بنے، بلکہ نمونہ بننا ضروری قرار دیا گیا ہے، وہ اگر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا جو اُس کی زندگی کا مقصد ہے تو اولاد کیا نمونہ لے گی؟ اور عملاً یہ ہوتا بھی ہے کہ بڑے بچے، لڑکے جب جوان ہوتے ہیں، جوانی میں قدم رکھتے ہیں تو باپ اگر نمازیں نہیں پڑھ رہا ہوتا تو ماں کے توجہ دلانے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہم کیوں پڑھیں۔ نماز جو عبادت کا مغز ہے، اُس کا حق ادا کرنے کا طریق تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ اگر مسجد یا نماز سینٹر گھر سے دور ہے تو گھروں میں نماز باجماعت ادا کی جائے تا کہ نمازوں کی برکات سے گھر بھر جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل گھروں پر نازل ہوں۔ مردوں کو خاص طور پر قیامِ نماز کا حکم ہے اور قیامِ نماز کا مطلب ہی یہ ہے کہ سوائے اشد مجبوری کے نمازیں باجماعت ادا کی جائیں۔

پس یہاں جلسہ کے دنوں میں جو تین دن ہیں جن میں ہماری روحانی، علمی، اخلاقی ترقی کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، اس میں اکثر لوگ تہجد کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور فرض نمازیں بھی باجماعت ادا کرتے ہیں اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کا عہد کریں، تبھی تقویٰ کے سب سے اہم پہلو پر چلنے والے کہلا سکیں گے اور تبھی جلسے کے انعقاد کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ جلسہ کے انعقاد کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کی ترقی کی طرف توجہ اور اُس کے لئے کوشش کو ہی اہم قرار دیا ہے۔ آپ جلسے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر‘‘ (یعنی شامل ہونے والوں کے اندر جو جلسے میں شامل ہو رہے ہیں) ’’خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں‘‘۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس پہلی بات تو آپ نے یہی بیان فرمائی ہے کہ آخرت کی طرف مکمل جھک جاؤ۔ وہی قرآن کریم کا

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

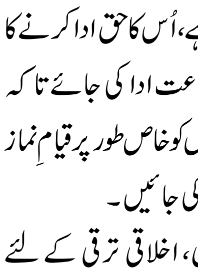

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

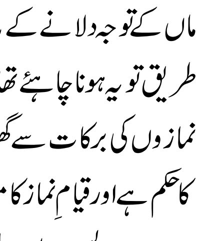

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حکم ہے کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے؟ اس دنیا کی فکر کی بجائے آخرت کی زیادہ فکر رکھو۔ اور یہ حالت اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ہو۔ تقویٰ ہوگا تو یہی چیز خدا خوفی کی طرف بھی مائل رکھے گی۔ جہاں حقوق اللہ ادا ہوں گے، وہاں حقوق العباد بھی ادا ہوں گے یا اُن کے ادا کرنے کی طرف کوشش ہوگی اور اس کے لئے آپ نے ضروری قرار دیا کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے آپس کی محبت اور بھائی چارہ دلوں میں پیدا کرو۔ پھر صرف آپس کی محبت اور بھائی چارہ ہی نہیں بلکہ معاشرے پر بھی اس کا نیک اثر قائم ہونا چاہئے۔ تمہاری عاجزی اور انکساری اور نیکی اور دوسروں کا خیال رکھنا ایسا ہو کہ دنیا کہے کہ یہ احمدی ہیں جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اگر کسی نے نمونہ دیکھنا ہو تو ان احمدیوں میں دیکھو۔

پھر آپ نے فرمایا کہ دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کرو۔ دینی مہمّات میں دین کی اشاعت کے لئے مالی قربانی بھی ہے۔ مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ اور کوشش بھی ہے۔ تبلیغ کی منصوبہ بندی بھی ہے اور اس منصوبہ بندی کے ساتھ ہر احمدی کا اپنا وقت اس مقصد کے لئے دینا بھی ہے۔

پس جلسے میں آ کر جب ہم مختلف موضوعات پر تقریریں سنتے ہیں، تو جو تقریریں یہاں کی جاتی ہیں، ان کو سن کر ہمیں جن مقاصد کے حصول کی طرف یہاں بیٹھے ہوئے توجہ پیدا ہوتی ہے، وہ مستقل ہماری زندگی کا حصہ ہونے چاہئیں۔ پس ہر احمدی جہاں جلسے میں شامل ہو کر اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے اور خدا تعالیٰ کے دوسرے حق ادا کرے، وہاں بندوں کے بھی حق ادا کرے۔ معاشرے کے بھی حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ آپس میں اگر کوئی رنجشیں ہیں تو جلسے کی برکات سے اُنہیں بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ گویا اس جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو تبھی حاصل کیا جا سکتا ہے جب ہر قسم کی برائیوں کو دور کرنے کا عہد کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے جہاں ایک بہت بڑی تعداد خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہے اور دنیا کو ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دین پر قائم رہنا، دین کی خاطر قربانی کے لئے تیار رہنا، تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرنا، بہت بڑا کام ہے۔ اور اس لئے یہ مومن کے لئے بہت اہم قرار دیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ ہم دیکھتے ہیں یہاں آ کر یہاں کی رنگینیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت کے عمل جو حقیقت میں شیطانی عمل ہیں وہ یہاں نئے آنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث بن جاتے ہیں۔ نئے آنے والے لوگ یا جن کو کسی قسم کا کمپلیکس (Complex) ہوتا ہے، احساسِ کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ شاید ہماری ترقی کا راز اسی میں ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے چلا جائے اور دین کو پیچھے کر دیا جائے اور دنیا کو مقدم رکھا جائے۔ حالانکہ اس میں ترقی نہیں ہے بلکہ اس میں تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (المائدہ 101) کہ پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اے عقل والو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اب یہاں کامیاب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں قرار دیا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں بلکہ عقل والے بھی یہی لوگ ہیں جنہوں نے عارضی خواہشات کو سب کچھ نہیں سمجھا، اس دنیا کی خواہشات کو کچھ نہیں سمجھا اور ان کو سمجھ کر اپنی ہمیشہ کی زندگی کو برباد نہیں کر لیا۔ ایسے لوگ عقل والے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں، جنہوں نے اس دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھ لیا انہوں نے تو اپنی ہمیشہ کی زندگی کو برباد کر لیا اور جو ہمیشہ کی زندگی کو برباد کرنے والا ہو، اُسے عقل مند تو نہیں کہا جا سکتا۔ عقلمند وہی کہلاتا ہے جو چھوٹی چیز کو بڑی چیز کے لئے قربان کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دنیا کو قربان کرنا یہی عقلمندی ہے۔ پس انسان کو ایک صحیح مؤمن کو، حقیقی مؤمن کو اسے ہی اپنی زندگی کا مقصد بنانا چاہئے اور یہ مقصد کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (سورۃ الانعام:156) اور یہ کتاب یعنی قرآنِ کریم ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو قرآن کریم کے احکامات کی پیروی کرنی ہوگی جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ اور یہ پیروی ہی تقویٰ کے راستوں کی نشاندہی کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا رہے گا۔ یہ رحم ختم نہیں ہو جاتا بلکہ فرماتا چلا جائے گا۔ کیونکہ یہاں ''مُبَارَکٌ'' جو لکھا ہوا ہے، بَرَکۡ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر اچھی چیز جو نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے بلکہ اُس میں ہر آن اور ہر لمحہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم ہے کہ اگر اُس کی رضا حاصل کرنے کے لئے انسان ایک نیکی کرتا ہے، اس کی رحمانیت ہی ہے نہ، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں اُسے دس گنا کر دیتا ہوں، بلکہ سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہوں اور یہیں پر بس نہیں ہے بلکہ فرمایا کہ میں اس سے بھی زیادہ بڑھا سکتا ہوں اور بڑھا دیتا ہوں۔

پس تقویٰ پر چلنے والا جو ہے وہ دیکھے کیسے کیسے پھل کھا رہا ہے اور پھر ایک عمل کے کئی گنا کر کے کھا رہا ہے، بے حد و حساب کھا رہا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قرآنِ کریم کے احکامات کی پیروی کی کوشش کریں تبھی حقیقی تقویٰ پر چلنے والے ہم کہلا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ کی وضاحت بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210-209)

یہ ہے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی۔ جو امانتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، عہد جو اللہ تعالیٰ سے کئے ہیں، اُن کو ہر وقت پورا کرنے کی کوشش کرنا۔ تمام اعضاء سے اُن کی ادائیگی کرنا۔ ہاتھ ہے تو وہ کام کرے، جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تمام بُرے کاموں سے بچنا۔ پاؤں ہیں تو اُن نیکیوں کی طرف جانے والے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے ناں ہر قدم جو مسجد کی طرف اُٹھتا ہے اُس کا ثواب دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب المشی الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا...... حدیث:1521)

پس ہر قدم جو دنیا کے دھندوں کو چھوڑ کے مسجد کی طرف، نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر چھپی ہوئی جتنی صلاحیتیں ہیں اُن کا بھی حق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خاطر اُن کا استعمال کرنا اور پھر شیطان جو حملے کرتا ہے اُن سے بھی بچنے کی کوشش کرنا۔ فرمایا کہ پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا، اُن سے ہوشیار رہنا ہے کہ شیطان کس طرح کے حملے کر سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اس کے مقابل پر حقوقِ عباد کا بھی لحاظ رکھنا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہو گئے۔

پھر بندوں کے جو حقوق ہیں اُن کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اور ''یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقۡوٰی (سورۃ الاعراف 27) قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210)

یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تمام ذمہ داریاں جو باریک سے باریک ہیں، اُن کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ کاروباری لوگ ہیں، زندگی کے روزمرہ کے معاملات ہیں وہاں جو وعدے وعید ہوتے ہیں، جو بھی عہد کئے جاتے ہیں، جو بھی معاہدے کئے جاتے ہیں، اُن کو پورا کرنا ہے۔ اپنا کام ہے تو اُس کو انصاف کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ طالبعلم ہیں تو علاوہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق کے، وہ اپنی پڑھائی کا حق ادا کریں۔ ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی جو ہے وہی تقویٰ پر چلنے والی کہلا سکتی ہے۔

پھر آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

''متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، رِیا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے''۔

یہ بڑی بڑی باتیں، چوری، زنا وغیرہ جو ہیں ان سے تو انسان بچتا ہے۔ پھر یہ جو بناوٹ ہے، کنجوسی جو ہے، تکبر جو ہے، دکھاوہ جو ہے یہ بھی بڑی باتیں ہیں۔ یہ سب چیزیں جو ہیں انسان نے ان کو چھوڑنا ہے۔ اور پھر جو گھٹیا قسم کے اخلاق ہیں اُن سے بھی بچنا ہے اور پھر صرف بچنا نہیں ہے بلکہ ''ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے''۔ جو اچھے اخلاق ہیں اُن میں ترقی کرو۔ اچھے اخلاق کیا ہیں؟ کہ ''لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے، دین کی خدمت کے لئے بھی وہ کوشش کرے جو انتہائی اونچے مقام ہوتے ہیں، یا جو تعریف کے قابل ہوں) ''ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں'' (یعنی اُن میں وہ سب موجود ہوتی ہیں) ''وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ (یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے''۔ (بہت سارے اخلاق ہیں، بہت ساری نیکیاں ہیں، بہت سارے اعمالِ صالحہ ہیں، اگر کسی میں ایک ایک دو دو، تین تین ہیں تو وہ کامل متقی نہیں کہلا سکتا۔ فرمایا کہ متقی وہی ہوگا جس

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

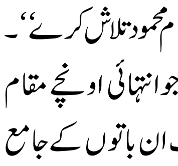

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

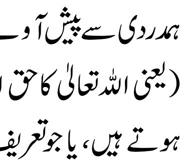

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

میں یہ سب اخلاق موجود ہوں۔گھٹیا قسم کی جو باتیں ہیں اُن کو ختم کیا جائے اور اعلیٰ قسم کے جو اخلاق ہیں اُن کو اختیار کیا جائے۔اور ہر خلق جو ہے اُس کو اپنایا جائے، تبھی اُس کو متقی کہیں گے۔فرمایا کہ اگر فرداً فرداً کسی میں اخلاق ہیں اُس کو متقی نہیں کہیں گے)''جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَاخَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَاھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرۃ:62) ہے۔اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے''(یعنی جب انسان ایسے مقام کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو کوئی خوف نہیں رہتا اور نہ وہ غمگین ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ پھر اُن کے ساتھ ہو جاتا ہے) جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ (الاعراف:197) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں۔ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مَیں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 681-680۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تقویٰ کا مقام ہے جس کو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے اقتباس میں جس میں جلسے کی غرض لکھی تھی، مَیں نے پڑھا تھا، آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جلسے میں آکر اپنی دینی مہمات کی طرف بھی توجہ کرو۔ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مختصر پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ دینی مہمات، دین کی تبلیغ اور اس کے لئے قربانیاں دینا ہے۔آپ میں سے اکثریت وہ ہے جو پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں اس لئے آئے ہیں کہ آپ کو پاکستان میں دین کی اشاعت اور تبلیغ کا کام تو ایک طرف رہا، دین پر عمل کرنے کی بھی اجازت نہیں۔نماز ہم وہاں سرِ عام کھلے طور پر پڑھ نہیں سکتے۔کلمہ لکھنے سے ہمیں روکا جاتا ہے۔آئے روز ہماری مساجد سے کلمہ مٹانے کے لئے حکومتی کارندے اور پولیس والے مولویوں کے کہنے پر آجاتے ہیں اور اب تو بڑے شہروں میں بھی بڑی مساجد کی طرف بھی ان کی نظر ہے۔تو بہر حال دین کے معاملے میں احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جارہی ہے۔اس لئے آپ میں سے اکثریت یہاں آئی ہے۔گزشتہ کچھ دنوں میں تھائی لینڈ سے بھی کافی پاکستانی فیملیاں یہاں آئی ہیں۔جو پاکستانی وہاں پھنسے ہوئے تھے، اُن کے کیس یو این او (UNO) کے ذریعے سے وہاں پاس کئے گئے، اور وہ یہاں بھیج دیئے گئے۔بعض جو آنے والے ہیں ان میں سے براہِ راست پاکستان میں تنگیوں سے گزر رہے تھے۔بعض ماحول کی وجہ سے پریشان تھے۔بہر حال یہاں آپ آئے ہیں اور آزاد ہیں۔اس لئے ایک تو پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے باہر رہنے والے احمدیوں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے بھی دن پھیرے اور اُنہیں مذہبی آزادی حاصل ہو۔دوسرے پاکستان سے باہر رہنے والے احمدیوں پر جو بہت بڑی ذمہ داری پڑتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے آگے آئیں۔

ہالینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے یہاں کے ایک سیاستدان نے اسلام کو بدنام کرنے کی بڑی کوشش کی۔یہاں اگر احمدی ایک مہم کی صورت میں مستقل مزاجی سے تبلیغ کے کام کو وسعت دیتے تو بہت حد تک اسلام کے بارے میں منفی رویے کو زائل کر سکتے تھے، بلکہ اسلام کی خوبیاں اجاگر کرنے کا موقع بھی مل سکتا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک مقصد بلکہ بہت بڑا مقصد اُس ہدایت اور شریعت کی اشاعت کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جو قرآنِ کریم کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔اس پیغام کو دنیا تک پہنچانے کا کام بھی ہمارا ہے، اس بارے میں بھی بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔یہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور ان میں احمدی بھی ہیں، ان قوموں میں تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی دنیا میں جماعتوں نے اس اہمیت کو سمجھا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلطانِ نصیر بنتے ہوئے خلافت کا دست و بازو بنتے ہوئے تبلیغ کے کام کو وسعت دی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جماعت کا تعارف وسیع ہو رہا ہے وہاں سعید فطرت لوگوں کو بھی جماعت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور بڑی کثرت سے ہو رہی ہے۔بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہاں کی اکثریت کو دین سے دلچسپی نہیں ہے تو یہ تو یورپ میں اکثر ملکوں میں یہی حال ہے بلکہ مغربی ممالک میں یہی حال ہے، بلکہ کہنا چاہئے تمام عیسائی دنیا میں یہی حال ہے اور یہی نہیں بلکہ مسلمانوں کو بھی، نام نہاد مسلمان ہیں، مذہب سے دلچسپی کوئی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ پر وہ یقین نہیں ہے۔اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا تو جو ظلموں کے بازار گرم کئے ہوئے ہیں، علماء نے بھی اور اُن کے پیچھے چلنے والوں نے بھی، وہ کبھی نہ ہوتے۔تو بہر حال یہ کہتے ہیں جی ان کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے۔خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے، تو یہ بھی ہمارا کام ہے کہ خدا تعالیٰ پر یقین پیدا کروائیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔اگر ہم حقیقت میں اپنے ہر عمل سے اس کامل اور مکمل کتاب کی پیروی کرنے والے بن جائیں گے، متقی کی اُس تعریف کے نیچے آجائیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے، تو ہمارے نمونے جو ہیں یہی ہماری تبلیغ کے راستے کھولنے کا باعث بن جائیں گے۔بہر حال یہ توجہ کی بات ہے، اگر توجہ ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بھی حالات بدلے گا۔

پس تبلیغ کے راستوں کو تلاش کرنے کے لئے بھی تقویٰ ہی شرط ہے جس پر چلنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کا جو عہد کیا ہے اُس کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔اس کو ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ہمارے عمل، ہماری کوششیں، ہماری دعائیں ہی دنیا کو راستہ دکھانے کا باعث بن سکتی ہیں ورنہ آج اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے علاوہ کوئی اور جماعت نہیں ہے جو حقیقی اسلام دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔

پس اس جلسے میں آکر ہر احمدی کو اپنے ان تین دنوں میں جائزے لینے کی طرف جہاں توجہ کی ضرورت ہے وہاں اس عہد کی بھی ضرورت ہے کہ ہم نے آئندہ سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے، اپنے بھائیوں کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور معاشرے کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور اس ملک کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے جنہوں نے ہمیں آزادی سے رہنے کے مواقع مہیا فرمائے۔اور یہ حق تبلیغ کے ذریعے سے ادا ہو سکتا ہے۔یہ حق اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانے کے ذریعے سے ادا ہو سکتا ہے۔یہ حق اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں دور کر کے ادا کیا جا سکتا ہے۔پس تمام مرد، عورتیں، جوان، بوڑھے اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کریں، تبھی اس طرف توجہ پیدا ہوگی اور تبھی انقلاب آئے گا۔دعاؤں میں لگیں، اللہ تعالیٰ دعاؤں کی وجہ سے نشانات دکھاتا ہے۔بہت سے کام جو انسان نہیں کر سکتا، جو عمومی تبلیغ کا طریق ہے، اُس سے نہیں ہوتے۔تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جھکیں، ایک ہو کر دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ خود نشانات بھی دکھاتا ہے اور وہ نشانات ہی انقلاب کا باعث بھی بنتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ان دنوں میں خدا تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی زندگی، اپنے یہ دن، اپنا وقت دعاؤں میں گزارنے والا ہو۔اللہ تعالیٰ سب کو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے بہت پرانے اور مخلص کارکن مکرم ناصر احمد صاحب جو سابق محاسب اور افسر پراویڈنٹ فنڈ تھے، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ہے۔۔13رمئی 2012ء کو بڑی لمبی بیماری کے بعد 74 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مہروں کی تکلیف کی وجہ سے کچھ عرصہ یہ صاحبِ فراش تھے۔آپ کے خاندان کا تعلق سیکھواں ضلع گورداسپور انڈیا سے ہے۔مرحوم کے دادا میاں الٰہی بخش صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔آپ کے والد مکرم میاں چراغ دین صاحب نے 1908ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بعد ازاں سیکھواں سے منتقل ہو کر قادیان آگئے تھے۔ناصر صاحب قادیان میں اگست 1938ء میں پیدا ہوئے۔کچھ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی، پھر پاکستان ہجرت کے بعد ٹی آئی سکول چنیوٹ میں میٹرک پاس کیا۔پھر بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔جون 1956ء سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مختلف حیثیتوں سے، کارکن کی حیثیت سے کام کیا اور دفتر خزانہ میں، پھر وصیت کے دفتر میں، پھر اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز بھی رہے، پھر 1990ء میں نائب ایڈیٹر کے طور پر ان کا تقرر ہوا۔1993ء سے 2008ء تک بطور محاسب افسر پراویڈنٹ فنڈ خدمات سرانجام دیتے رہے۔لمبا عرصہ ناظم تنقیح حسابات دفتر جلسہ سالانہ بھی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ بہت سی خوبیوں کے اور اوصاف کے مالک تھے۔بڑی باقاعدگی سے نمازوں پر جانے والے، بیماری میں بھی مَیں نے دیکھا ہے مسجد میں ضرور آتے تھے۔تہجد گزار، دعاگو، بہت منکسر المزاج، ہنس مکھ، وفا شعار، مہمان نواز، اپنے مہمانوں اور ساتھیوں سے بڑے پیار اور شفقت سے پیش آنے والے۔یادداشت اور حافظہ بھی بڑا اچھا تھا۔محلے کے بہت سارے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھایا۔خلافت سے بھی بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی تمام جائیداد کا حصہ بھی ادا کر دیا تھا۔اہلیہ کے علاوہ ان کی دو بیٹیاں یادگار ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام دے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

رمضان قرب الٰہی اور لقائے باری تعالیٰ کے حصول کا مبارک مہینہ

تنویر احمد ناصر، نائب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان

اللہ تعالیٰ کا یہ بے حد فضل واحسان ہے کہ اس نے ایک بار پھر رمضان کے بابرکت مہینے میں داخل ہونے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر ہم جس قدر اس کا شکر بجا لائیں کم ہے۔ رمضان کا مہینہ روحانیت کا موسم بہار ہے اور ایک مسلمان جب صحت نیت، دعا اور مجاہدے کے ساتھ اس ماہ مبارک میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنے لطف وکرم اور انعامات کے در کھول دیتا ہے اور قسما قسم کے روحانی پھلوں سے اسکی جھولی بھر دیتا ہے۔ انسان خالی ہاتھ اس ماہ مبارک میں داخل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب اور اسکی رضا کے پھلوں سے اپنی جھولی بھر کر مالا مال ہو کر نکلتا ہے اور خدا تعالیٰ کے اس لطف وکرم اور فضل کے نتیجہ میں بڑی شدت کے ساتھ اگلے رمضان کے انتظار میں لگ جاتا ہے۔ اسکا ایک ایک دن روحانیت کے اس موسم بہار کے انتظار میں گذرتا ہے حتی کہ وہ پھر اس ماہ مبارک میں اللہ کے فضل سے داخل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر سجدات شکر بجا لاتا ہے۔ غرض اس اعتبار سے ہم بے حد خوش نصیب ہیں کہ ایک بار پھر اس ماہ مبارک میں داخل ہوں گے اور ایک بار پھر ہمیں اپنی کمیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کا موقع ملا۔ رمضان المبارک چونکہ صحت نیت کے ساتھ کئے جانے والے مجاہدے اور اس کے نتیجہ میں تنویر القلب، صراط مستقیم اور لقائے باری تعالیٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے اسلئے اس حوالے سے خاکسار اس جگہ نہایت اختصار کے ساتھ چند گذارشات پیش کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسکی پیدائش کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی میں نے جن وانس کو محض اور محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ کامل عبودیت کا لازمی نتیجہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کا حصول ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے آغاز میں ہی یہ دعا سکھائی

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ یعنی اے ہمارے رب ہمیں سیدھے رستے پر چلا ان لوگوں کے رستے پر جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے رستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان لوگوں کے رستے پر جو گمراہ ہوئے۔

اس عظیم آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو دعا سکھائی کہ اے اللہ ہمیں سیدھے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما تو ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اس سیدھے رستے پر چل کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات حاصل ہونگے اور تم خدا تعالیٰ کے غضب اور اسکی ناراضگی اور گمراہی سے بچ جاوگے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب شاہراہ سیدھی اور صاف ہو تو انسان آسانی کے ساتھ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے اور اگر راستہ پر پیچ اور خطرناک ہو اور جگہ جگہ اس میں گڑھے پڑے ہوئے ہوں اور چوروں اور ڈاکوؤں کا خطرہ بھی ہو تو منزل مقصود تک پہنچ پانا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہو جاتا ہے۔ پھر اگر راستہ کانٹے دار جھاڑیوں والا اور تنگ وتاریک ہو تو اس میں اپنے کپڑوں کے الجھ کر پھٹ جانے کے ساتھ ساتھ جسم کے بھی زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو یہ دعا سکھائی کہ اے میرے بندے جبکہ تیری زندگی کا مقصد میری بندگی ہے اور اس کے نتیجہ میں تجھے میرا قرب اور میری رضا کی جنت حاصل ہوگی تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تو میری طرف آنے والی سیدھی اور صاف راہوں کو اختیار کر اور ادھر اُدھر بھٹک کر اپنے مقصد پیدائش کو بھول نہ جانا ورنہ تو راستے میں ہی الجھ کر رہ جائے گا۔ اسلئے دنیا کے ناپاک تعلقات اور لغویات سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والی سیدھی اور صاف اور شفاف شاہراہ پر گامزن ہو جا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جن انعامات کا ذکر فرمایا ہے اور سیدھے راستے پر نہ چلنے کے نتیجہ میں جن نقصانات کا ذکر کیا ہے ان پر غور کرنے سے انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی سیدھی راہ یعنی صراط مستقیم کے حصول کی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے اور یہ تڑپ ایک مومن کو مسلسل مجاہدے پر آمادہ کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ فاتحہ کو ہر نماز کا لازمی جز قرار دیا اور فرمایا کہ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنی سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں۔ اگر کسی انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ واقعی اس دعا کو مسلسل مجاہدے اور صحت نیت کے ساتھ کرنے کے نتیجہ میں ھدایت ملے گی اور خدا کا قرب عطا ہوگا اور وہ انعامات کیا ہیں جن کے حصول مطلب ہی دراصل قرب خداوندی کا حصول ہے؟ اس کا جواب دراصل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ھدایت کے حصول کی دعا سکھا کر انعامات کے حاصل کرنے اور غضب خداوندی اور گمراہی سے بچنے کی اُمید رائیگاں ہی نہیں لگائی بلکہ واضح طور پر فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (العنکبوت) یعنی جو لوگ ہمارے قرب کے حصول کے لئے ہم میں ہو کر مجاہدہ کریں گے ہم انہیں اپنی راہوں کی طرف رہنمائی کریں گے یعنی انہیں اپنے قرب کی راہیں دکھائیں گے جاھدوا فینا کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ دراصل ھدایت کے حصول کی جو دعا اللہ تعالیٰ نے سکھائی اسکا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی کوشش کرو یہی صراط مستقیم تک لے جانے کا واحد ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ اضرور ایسے لوگوں کی مسلسل کوشش کو ثمرآور کرے گا اور انہیں اپنی رضا اور اپنے قرب کی راہیں دکھائے گا۔ چنانچہ اسکی سب سے بڑی اور واضح اور زندہ مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضائے باری تعالیٰ کے حصول کو اپنی زندگی کا اولین مقصد قرار دیا اور اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور خدا تعالیٰ نے بھی آپ کو اس کا بدلہ کچھ اس طرح دیا کہ فرمایا قل ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ میری نمازیں اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو کہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ یہ مقام آمنا و صدقنا کہہ دینے کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی مسلسل دعا اور مجاہدے کے نتیجہ میں خود کو فنا کے مقام پر پہنچا کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ کی عکاسی کرتی ہے اور یہ تڑپ صرف اپنے لئے نہیں تھی بلکہ ساری انسانیت کے لئے تھی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالی مقام کی انتہا کو جان پانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچنا ں ازخود جدا شد کز میاں افتادمیم

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالی مقام اور مرتبے کو خداوند کریم کے سوا کوئی اور نہیں جان سکتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے وجود کو ایسے فنا کر دیا جیسے احمد کے میم کو احمد سے جدا کرنے پر صرف احد رہ جاتا ہے اور احد خدا تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی دوری نہ رہی۔ قارئین کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا یہ حسین پہلو ایک مستقل باب ہے جس کا احاطہ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ اس لئے اب ہم اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام والذین جاھدوا فینا کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

”جو لوگ ہماری راہ میں جو صراط مستقیم ہے مجاہدہ کریں گے ہم ان کو اپنی راہیں بتلا دیں گے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہیں وہی ہیں جو انبیا کو دکھلائی گئی تھیں“ (شہادت القرآن ص ۵۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وضاحت سے سورۃ فاتحہ کی دعا اور اس کے نتیجہ میں سورۃ النسا کے بیان فرمودہ انعامات کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور موقع پر فرماتے ہیں۔

”قرآن شریف میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے گا خدا اس کو ضائع نہیں کریگا اور حق اس پر کھول دے گا اور راہ راست اس کو دکھائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا پس اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا ضائع نہیں کیا جاتا آخر اللہ تعالیٰ پوری ھدایت اس کو کر دیتا ہے“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۵)

پھر آپ سورۃ فاتحہ کی دعا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھائیں گے یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اٹھایا جاوے“ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ ص ۳)

پھر آپ ان لوگوں کا جو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے کوئی ولی بننا ہے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ”بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بے شک انسان نے ولی بننا ہے اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی اسکی اس طرف سے حرکت خواہ آہستہ آہستہ ہوگی لیکن اسکے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا“ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ ص ۵۷) سورۃ فاتحہ کی دعا اھدنا الصراط المستقیم کو مسلسل مجاہدے اور صحت نیت کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ میں محو ہو کر اسکی رضا کے حصول کی کوشش کے نتیجہ میں جو انعامات ایک مومن کو ملیں گے انکی بھی وضاحت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کی ہے جس سے سورۃ فاتحہ کی دعا اور والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے مضمون میں ایک لطیف ربط نظر آتا ہے یعنی ایک طرف جہاں ھدایت کے حصول کی تڑپ ایک انسان کے دل میں رکھی وہیں دوسری طرف اسے یہ کہہ کر تسلی دی کہ اے میرے بندے فکر نہ کر تیری کوشش رائگاں نہ جائے گی اور میں تجھے اپنی قرب کی راہیں دکھاوں گا اور اپنے انعام واکرام سے تجھے نوازوں گا سو وہ قرب کی راہیں یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم

اللہ یعنی اے محمد (ﷺ) تو ان سے کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو اور اسکی محبت چاہتے ہو تو پھر میری راہوں کی پیروی کرو تب اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بتا دیا کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی جو راہیں انسان پر منکشف ہوتی ہیں وہ دراصل حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ہی راہیں ہیں اور انہی راہوں کی پیروی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکی رضا کی جنتیں دونوں جہانوں میں عطا ہوتی ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’پس رسول اللہ ﷺ ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوب الٰہی بننے کا ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳۲) یعنی ان کو کہہ دو کہ تم اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں تو اسکی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔ میری پیروی ایک ایسی شئے ہے جو رحمت الٰہی سے ناامید ہونے نہیں دیتی، گناہوں سے مغفرت کا باعث ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو۔ اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرز ریاضت و مشقت وجپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قرب الٰہی کا حق دار نہیں بن سکتا۔ انوار و برکات الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہوسکتیں جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔ اور جو شخص آنحضرت ﷺ کی محبت میں گم ہو جائے اور آپ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے اسکو وہ نور ایمان محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے اور اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے‘‘ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اول ص ۲۶ ایڈیشن ۲۰۰۳) حضرت مسیح موعودؑ کے اس روح پرور اقتباس سے واضح ہو جاتا ہے کہ محبوب الٰہی بننے کے لئے اول شرط اطاعت رسول ہی ہے اور یہی ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے اور وہ اس پر اپنے انعام اکرام کے دروازے کھول دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید ہی سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ تمام روحانی انعامات آنحضور ﷺ کی ذات کی کامل پیروی اور اطاعت کے نتیجہ میں ہی ملتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء آیت ۷۰) یعنی جو بھی اللہ اور اس رسول (محمد ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں شامل کرے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل کیا یعنی نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اس آیت کریمہ کے ساتھ اگر كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے مضمون کو بھی شامل کر لیا جائے تو ایسا خوبصورت منظر خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کے نزول کا دکھائی دے گا کہ اس کی نظیر دنیا کی کسی قوم میں نظر نہیں آئے گی لیکن بدقسمتی سے ہمارے مسلمان بھائی آج کل کے نام نہاد علما کے پیچھے لگ کر یہ عقیدہ اپنا بیٹھے ہیں کہ یہ جو انعامات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے نبوت کا انعام ملنا اب بند ہو گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ قرآن مجید پر خود غور نہ کرکے آنکھیں بند کر کے ان نام نہاد علما کے پیچھے چلنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے جاری و ساری انعام کو از خود اپنے اوپر بند کر لیا۔ خورشید نبوت تو اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے لیکن یہ خود ہی آنکھیں بند کرکے اندھے بنے بیٹھے ہیں۔ غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کے نتیجہ میں جو انعامات رکھے ہیں وہ ایک ہی ذیل میں ہیں اور جس ترتیب سے اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کو بیان فرمایا ہے اگر ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا جائے تو سب کا انکار لازم آتا ہے۔

قارئین کرام! اب اگر اس مضمون پر ایک یکجائی نظر ڈالیں تو اس میں ایک نہایت لطیف ربط نظر آئے گا۔

چنانچہ سورۃ فاتحہ میں سکھائی گئی دعا اھدنا الصراط المستقیم کے نتیجہ میں انسان کے دل میں پیدا ہونے والی حصول ھدایت کی تڑپ کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے سکون اور اطمنان میں بدل دیا کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کریں گے ہم انہیں اپنی راہوں کی طرف آنے کے لیے رہنمائی کریں گے لیکن مجاہدہ شرط ہے اور ساتھ ہی وہ راہیں بھی بتا دیں کہ اے لوگو وہ راہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی راہیں ہیں۔ ان راہوں سے ہٹ کر نہ تو تم اپنے اندر کوئی پاک تبدیلی حاصل کر سکتے ہو اور نہ ہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کو حاصل کر سکتے ہو۔ اب جو کچھ ملے گا وہ اسی وسیلے سے ملے گا۔ جب ہم آنحضرت ﷺ کی زندگی پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جن راہوں پر آپ چلے وہ حق اور صداقت کی روشن راہیں تھیں۔ وہ مجسم اطاعت خداوندی اور احکام الٰہی کی بجا آوری کے عطر سے بھرا ہوا ایک اسفنج تھا جس میں سے ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا کے علاوہ کچھ اور نہیں ٹپکتا تھا۔ آپ ایک لحظہ کے لئے بھی احکام خداوندی کی بجا آوری کے سوا کچھ سوچ نہ سکتے تھے۔ آپ کا ہر قدم خدا کی رضا کے حصول کے لئے اٹھتا۔ آپ کا ہر عمل خدائے ذوالجلال والاکرام کی وحدانیت کے قیام کے لئے ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کے دل کی حالت کا نقشہ کھینچا اور حکما فرمایا قل ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین کہ اے محمد ﷺ تو لوگوں سے کہہ دے میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (یعنی میری زندگی کا ایک ایک لحہ) اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ آپ ایک لحہ کے لئے بھی اپنے محبوب حقیقی سے جدائی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ وحی الٰہی کے نزول کے آغاز میں جب کچھ عرصہ کے لئے فترۃ وحی کا زمانہ آیا تو آپ ﷺ کی حالت دیوانوں کی سی ہو گئی۔ احادیث میں آتا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرا دل اس خیال سے بے چین ہو اٹھتا کہ کہیں میرا مولیٰ مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گیا۔ کبھی آپ کو یہ گمان گزرتا کہ پہاڑ سے کود کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر دوں۔ غرض یہ دور آپ کی زندگی کا سب سے مشکل دور تھا اور آپ خدا تعالیٰ کے الہام و کلام سے اس عارضی محرومی کی وجہ سے دیوانہ وار اور از خود رفتہ ہو گئے تھے۔ دراصل آپ کی اس پریشانی خاطر کی ایک وجہ کفار کا ہنسی ٹھٹھا اور طعن و تشنیع بھی تھا کہ اب تمہارا خدا تم سے کیوں نہیں بولتا؟

پھر کچھ عرصہ بعد جب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ کلام نازل فرمایا اور نہایت پیار بھرے الفاظ سے تسلی دی کہ وَالضُّحٰى ○ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ یعنی قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تجھ سے ناراض ہوا ہے بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ قانون کے تحت ہو رہا ہے۔ جس طرح دن کے بعد رات آتی ہے اور دن کی روشنی میں کچھ دیر کے لئے وقفہ پڑ جاتا ہے اسی طرح بعض اوقات وحی الٰہی میں بھی وقفہ پڑ جاتا ہے اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ خدا نے تجھے چھوڑ دیا یا وہ ناراض ہے۔ اس کا ثبوت سورۃ کریمہ کے باقی حصہ سے ملتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ووجدك ضالا فھدی یعنی اے محمد ﷺ ہم نے تجھے اپنی راہوں کی تلاش میں سرگرداں پایا اور اپنے قرب کے حصول کے لئے فنا کے مقام پر پہنچا ہوا پایا اور قبل اس کے کہ تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہم نے تجھے اپنی راہوں کی طرف رہنمائی کی اور اپنا قرب عطا کیا۔ اس تمام بیان کا دراصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ آنحضرت ﷺ کو ہر معاملے میں ہمارے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے، آپ نے قرآنی ھدایتوں کو اپنے اوپر لاگو کرکے سب سے پہلے خود اس پر عمل کر کے خدا کے قول کی تصدیق کی کہ واقعی خدا تعالیٰ نے جس قرب اور محبت کے عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ میں نے حاصل کیا ہے۔ پس اے مومنین کی جماعت اگر تم میری پیروی کرو گے تو تم بھی اس کو حاصل کرو گے۔ ہوسکتا ہے کہ اس راہ میں تمہیں خدائی آزمائش سے بھی گزرنا پڑے لیکن جو شخص مسلسل جہد پیہم اور صحت نیت کے ساتھ خدا کے قرب کے حصول کے لئے مجاہدے میں لگا رہے گا بالآخر اللہ تعالیٰ اس پر اپنے قرب کی راہیں کھول دے گا اور اسے اپنی محبت عطا کرے گا اور اسے اپنا پاکیزہ اور روشن چہرہ دکھا دے گا۔

قرآن کریم میں مومنین کی جماعت کا یہ قول کتنا پیارا درج ہوا ہے کہ اے اللہ ہم نے ایک پکارنے والے کی پکار کو سنا جو کہتا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاو۔ پس ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہماری بدیاں ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیکوکار بنا کر وفات دے۔ اے ہمارے رب جو وعدے ہمارے حق میں تو نے اپنے رسول سے کئے ہیں انہیں ہمارے حق میں پورا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ اب اس جگہ ذرا غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ قیامت کے دن رسوا ہونے سے کیا مراد ہے۔ یہی کہ وہ لوگ جن سے قیامت کے دن خدا تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور انہیں اپنا قرب عطا نہیں فرمائے گا، وہی دراصل حقیقی رسوا ہونگے کیونکہ یہی وہ لوگ تھے جو دنیا میں بھی دیدار الٰہی سے محروم تھے۔

پس اس جگہ ایک مومن کا دل اس بات سے خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اس نے ہماری ھدایت کے لئے ایک ایسا رسول مبعوث فرمایا جس نے اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کے اسلوب سکھائے اور ہمارے دلوں میں بھی اس عشق و محبت کو جاگزیں کیا۔ آپ نے اپنے وجود کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے ثبوت دیا کہ واقعی جو وعدے اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیے تھے وہ آپ کی ذات میں اپنے پورے کمال اور آب و تاب کے ساتھ پورے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد آپ کی امت کو بھی ان وعدوں کے حصول سے بے نصیب نہیں چھوڑا بلکہ امت کے ہزاروں اولیا اور صلحا نے آپ کی کامل پیروی اور اطاعت کے نتیجہ میں اپنے اوپر خدائی انعامات و تلطفات اور افضال کو بارش کی طرح نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور سب سے بڑھ کر اس زمانہ میں آنحضور ﷺ کی کامل پیروی اور اطاعت میں اپنے آپ کو فنا کے مقام پر پہنچا کر اس زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنے اوپر ان انعامات کو نازل ہوتے ہوئے دیکھا اور آپ کے وجود میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسا میں امت سے کئے گئے نبوت کے انعام کے وعدے کو پورا کر دکھایا اور آپنے آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت اور فرمابرداری میں ہر اس راہ پر چل کر دکھایا جو آنحضور ﷺ کی اطاعت اور فرمابرداری کی راہ تھی اور اسی وجہ سے اس نبوۃ کے انعام کے لئے اللہ تعالیٰ کی نگاہ انتخاب آپ پر پڑی اور آپ کے ذریعہ اس زمانے میں بھی صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کی پاک جماعت کا

قیام ہوا جس نے کنتم خیر امة کا نظارہ ایک بار پھر دنیا کو دکھایا۔

اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی جو تڑپ آنحضرت ﷺ کے دل میں تھی وہی تڑپ آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت امام مہدیؑ کے دل میں بھی نظر آتی ہے چنانچہ آپ کمال محبت میں فنا کے مقام پر پہنچ کر فرماتے ہیں۔

ترے کوچے میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں

باوجود اس کے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کی پیروی کی تمام راہوں کو اختیار کیا، پھر بھی آپ کمال فروتنی اور عاجزی سے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے خدا میں تیرا گنہگار بندہ ہوں مجھے اپنے قرب کی راہیں دکھا دے۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی ان عاجزانہ راہوں کو پسند فرماتے ہوئے قبول فرمایا اور الہاماً فرمایا کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اسکو پسند آئیں“ اور آپ کے منہ سے بھی اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی کامل اطاعت اور غلامی میں یہ اعلان کرایا کہ۔ ”میں یقین کرتا ہوں کہ جس قدر میرا وقت گذرتا ہے وہ عبادت ہی ہے۔۔۔۔ جس کام میں لگا ہوا ہوں اس کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو قائم کرنا ہے پھر سارا وقت حضور قلب میسر رہتا ہے اور کوئی دن نہیں جاتا کہ میں شام تک دو چار لطیف باتیں حاصل نہ کرلوں“ (ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعودؑ جلد ۱ صفحہ ۵۱۰ ایڈیشن ۲۰۰۳) یہ مقام آمنا و صدقنا کہہ دینے کا ہے اور ایک طالب حق کے لئے اس کے بعد کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ واقعی اس زمانے میں اگر کسی نے اطاعت رسول کے اعلیٰ نمونے دکھائے ہیں تو وہ حضرت مسیح موعودؑ ہی تھے۔ اسی اطاعت رسول کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے انعامات میں سے سب سے بڑے انعام نبوت سے سرفراز کیا اور اپنے الہام و کلام سے مشرف کر کے اپنا روشن اور پاکیزہ چہرہ آپ کو دکھایا۔ کیا دنیا میں کوئی ہے جو سچے دل سے خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس کا خوف اپنے دل پر طاری کرتے ہوئے یہ اعلان کرے کہ جس قدر اس کا وقت گزرتا ہے وہ سب عبادت ہی ہے۔ سوائے اس کے جس پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ غرض یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشق صادق کے پاک اسوہ سے ہم پر واضح ہو جاتا ہے کہ اگر ہم ان کے پاکیزہ نمونوں پر چلیں گے تو واقعی اور لازمی طور پر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر لیں گے اور اس کے مقرب بن جائیں گے۔ پھر آپ کی اتباع میں ہماری نمازیں اور ہماری قربانیاں اور ہمارا جینا اور ہمارا مرنا بھی محض اور محض اللہ کے لئے ہوگا اور ہم اس دنیا میں ہی خدا تعالیٰ کی رضا کی ابدی جنتوں کو دیکھ لیں گے اور قیامت کے دن قرب خداوندی اور رویئت باری تعالیٰ سے بھی بے نصیب نہیں ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے من کان فی هذه اعمى فهو فی الاخرة اعمى کہ جو دنیا میں رویئت باری تعالیٰ سے محروم رہا وہ آخرت میں بھی اس سے محروم رہے گا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جسے اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا قرب اور رویئت نصیب ہوئی وہ قیامت کے دن بھی مقربین میں شامل ہوگا اور رویئت باری سے بے نصیب نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ نے انسان کے نفس میں معرفت کی پیاس رکھ دی ہے اور خود ہی فرمایا ہے من کان فی هذه اعمى فهو فی الاخرة اعمى ادھر یہ کہا ادھر مکالمہ کا دروازہ بند ہوا تو پھر خدا نے دیدہ دانستہ اعمی رکھنا چاہا۔ اور پھر والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا کے کیا معنے ہوئے۔“ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۳) نیز فرمایا ”جب یہ یقین کر لیا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ کا شرف ملنے کا ہی نہیں اور خوارق اب دیئے ہی نہیں جا سکتے تو پھر مجاہدہ اور دعا جو اس کے لئے ضروری ہیں محض بیکار ہوں گے اور اس امت کے لئے نعوذ باللہ من کان فی هذه اعمى فهو فی الاخرة اعمى صادق آئے گا اور اس سے خاتمہ کا بھی پتہ لگ جائے گا کہ وہ کیسا ہوگا کیونکہ اس میں تو کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ جہنمی زندگی ہے پھر آخرت میں بھی جہنم ہی ہوگا۔ اور اسلام ایک جھوٹا مذہب ٹھہرے گا۔ اور نعوذ باللہ خدا نے بھی اس امت کو دھوکا دیا کہ خیر امة بنا کر اسے کچھ نہ دیا۔“ (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱ اکتوبر 1905 صفحہ ۶) فرمایا ”اس نابینائی سے یہی مراد کہ انسان خدا تعالیٰ کی تجلی اور ان امور کو حالت غیب میں اسی عالم میں مشاہدہ نہ کرے۔۔۔ لیکن ھدی للمتقین کے موافق جو شخص ھدایت پا لیتا ہے اس کی وہ نابینائی دور ہو جاتی ہے اور وہ اس حالت سے ترقی کر جاتا ہے“ (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ صفحہ ۵) رمضان کا مہینہ دعاوں اور استغفار اور مجاہدات کا مہینہ ہے اور عام دنوں سے بڑھ کر ایک مومن کو اس میں اپنی نیکیوں کے معیار کو بڑھانے کی توفیق ملتی ہے، مجاہدے کی عادت پڑتی ہے اس اعتبار سے یہ نہایت ہی بابرکت موقع ہے۔ اللہ کرے کہ رمضان کے اس بابرکت مہینہ میں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے حقیقی اور مقبول مجاہدہ نصیب ہو اور ہماری زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔ اللہ کرے کہ یہ بابرکت مہینہ ہمارے لئے قرب الٰہی اور رضائے باری تعالیٰ کے حصول کا موجب بن جائے اور ہم اس دنیا میں ہی خدا تعالیٰ کے پاک چہرے کو دیکھ لیں اور ہمارا وجود بھی اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی اور اتباع میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے والا وجود بن جائے۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔ ❀❀

نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کے لئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور ایک نیک نسل چلانے کے لئے ہے۔

ایک مسلمان کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے۔ اس بات کو ہمیشہ ہمارے ہر احمدی جوڑے کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس۔ لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 15 مئی 2011ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی انسانی نسل کے بڑھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ بنایا ہے، جس میں دو خاندانوں کا ملاپ ہوتا ہے، دو افراد کا ملاپ ہوتا ہے اور اسلام نے اس کو بڑا مستحسن عمل قرار دیا ہے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ ہم شادیاں نہیں کریں گے۔ تجرد کی زندگی گزاریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری سنت پہ عمل نہیں کرتا وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا۔ میں تو شادی بھی کرتا ہوں، کاروبار بھی ہے، بچے بھی ہیں۔ کاروبار سے مراد ہے کہ زندگی کی مصروفیات بھی ہیں، ذمہ داریاں بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کے لئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور ایک نیک نسل چلانے کے لئے ہے۔ پس نئے جوڑوں کو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شادیاں جو کسی مذہب کو ماننے والوں میں اور خاص طور پر اسلام کو ماننے والوں میں ہوتی ہیں، ایک مسلمان کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس اس بات کو ہمیشہ ہمارے ہر احمدی جوڑے کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر سامنے کوئی مقصد ہوگا تو پھر نئے بننے والے جوڑے کا ہر قدم جو زندگی میں اٹھے گا، وہ اس سوچ کے ساتھ اٹھے گا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے ایک حکم پر عمل کرنے والا ہوں اور کرنے والی ہوں۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والا ہو تو پھر اس کی سوچ کا ہر پہلو اس طرف جانے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ہو۔ پس اس سے پھر آپس کے تعلقات مزید بہتر ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال انسان رکھتا ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھتا ہے اور اس طرح یہ ایک جو Bond ہے، آپس کا ایک جو معاہدہ ہے وہ دنیاوی معاہدہ نہیں رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا معاہدہ بن جاتا ہے اور پھر آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں بھی نیک صالح نسلیں ہوتی ہیں اور یہی ایک احمدی مسلمان کا شادی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ دو نکاح جو آج مَیں پڑھوں گا ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور خود بھی آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں، آپس کے رحمی رشتوں کا احترام کرنے والے ہوں اور آئندہ نیک نسلیں ان سے پیدا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پہلا نکاح عزیزہ ریحانہ رضیہ میر بنت مکرم صفی اللہ صاحب بریڈفورڈ کا عزیزم ظہیر احمد طاہر ابن مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ زحق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ہمارے مربی سلسلہ ہیں، آج کل بریڈفورڈ میں ہیں۔ اور عزیزم ظہیر احمد طاہر بھی واقف زندگی ہیں، اس لحاظ سے ان پہ دوہری ذمہ واری عائد ہو جاتی ہے۔ ایک احمدی کی حیثیت سے تو ہم نے رشتے نبھانے ہی ہیں اور ایک واقف زندگی کی حیثیت سے بھی کہ ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ اور یہی سوچ لے کر جو بچی، جو لڑکی ان کے گھر میں آ رہی ہے، اس کو آنا چاہئے اور اس کے ماں باپ کو اس کو یہ نصیحت کرنی چاہئے کہ تم واقف زندگی کے ساتھ بیاہنے جا رہی ہو تو اپنی سوچوں کو بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے رکھنا اور وقف زندگی میں جو بھی دقتیں بعض دفعہ پیدا ہوتی ہیں، مشکلات بھی آ سکتی ہیں ان کو خوشی سے برداشت بھی کرنا۔ اللہ کرے کہ یہ جوڑا اس سوچ کے ساتھ اس نہج پر چلنے والا ہو۔ حضور انور نے فرمایا:۔ دوسرا نکاح عزیزہ شازیہ اسلام خان بنت مکرم محمد یٰسین خانصاحب وولورہمپٹن کا عزیزم خرم احمد ابن مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب الفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ زحق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ ❀❀

رُوحانیت کا موسم بہار
رمضان المبارک

رانا عبدالرزاق خاں لندن

ازروئے قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرما کر مومنوں پر احسان فرمایا ہے۔اس نے ان کی مخفی قوتوں کو بیدار کردیا ہے۔اور انہیں عام حیوانی سطح سے اٹھا کر فضائے نور و روحانیت میں پہنچادیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ لیلۃ القدر کا تعلق رمضان المبارک سے ہے۔اور لیلۃ القدر وہ رات ہے جب قلب مومن خدا کا عرش بن رہا ہوتا ہے اور فرشتے اور جبرائیل اس کے گرد طواف کرتے ہیں۔اور وہ انسان خدا سے شرف ہم کلامی حاصل کرتا ہے ایسی گھڑی کا میسر آنا یقیناً زندگی بھر سے بہتر ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر" "اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔اور ہر رمضان المبارک اس کی زندگی کا موسم بہار ہے۔خوش قسمت ہیں وہ جو موسم بہار کے پھلوں اور پھولوں سے اپنے دامنوں کو بھر لیں اور سفر آخرت کے لئے بہتر زاد راہ حاصل کرلیں۔رمضان المبارک چمن روحانیت کے لئے موسم بہار ہے۔اس سے دلوں میں نور اور نیّات و عزائم میں تازگی پیدا ہوتی ہے،مومن کی رگ رگ میں زندگی دوڑ جاتی ہے۔مرجھائے ہوئے پودے ہرے ہو جاتے ہیں۔اور ٹنڈ منڈ درختوں میں پتے،شگوفے،پھول اور پھل نظر آتے ہیں۔خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

(سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۸۴۔۱۸۶)

ترجمہ۔اے مومنو! تمہارے متقی بننے کے لئے ہم نے تم پر اسی طرح چند مقررہ ایام کے روزے فرض کئے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ہاں تم میں سے جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں بیماری اور سفر کے دوران چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد پوری کرے۔جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو۔(دائم المریض وغیرہ) وہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دیں۔جو شخص نیکی کو شوق سے اور بڑھ چڑھ کر کرے گا تو یہ اس کے لئے بہت بہتر ہوگا۔اگر تم سمجھو کہ روزہ رکھنا تمہارے لئے مفید اور بابرکت ہے۔رمضان المبارک کے مہینے میں اس قرآن مجید کا نزول ہوا۔جو تمام جہانوں کے لئے احکام ہدایت پر مشتمل ہے۔اس میں ہدایت کے بینات بھی ہیں۔اور فیصلہ کن محکم دلائل بھی ہیں۔پس جو شخص اس مہینہ میں حاضر ہو،بیمار اور مسافر نہ ہو اس پر اس کے روزے رکھنا فرض ہے۔ہاں تم میں سے جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے ایام میں تعداد پوری کرے۔اللہ تعالیٰ تمہارے لئے سہولت چاہتا ہے۔تنگی نہیں چاہتا۔تا تم مقررہ تعداد پوری کرسکو اور اس ہدایت پر جو تمہیں اللہ نے دی ہے اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔تا تم اس کے شکر گزار بندے قرار پاؤ"۔

ازروئے حدیث۔

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن سرور کونین محمد ﷺ نے خطبہ میں فرمایا:"کل سے تم پر ایک عظیم القدر مہینہ چڑھ رہا ہے۔یہ بہت برکت والا مہینہ ہے۔اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے۔جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔اس کی راتوں میں تہجد کے لئے اٹھنا بہت بڑی طوعی نیکی ہے۔اس ماہ میں جو کوئی نفلی کام کرتا ہے۔اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں فرائض کے ادا کرنے سے ملتا ہے۔اور فرض کا ثواب تو اس ماہ میں ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔یہ صبر کا مہینہ ہے۔اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔پھر یہ باہمی ہمدردی کا بھی مہینہ ہے۔اس ماہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔جو شخص اس مہینہ میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کراتا ہے اسے گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے۔اور اس کی گردن آگ سے آزاد کی جاتی ہے۔اور روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کے بغیر روزہ افطار کرانے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے"(مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۷۳ کتاب الصوم) اس خطبہ نبوی میں رمضان المبارک کی بہت سی برکات کا ذکر موجود ہے۔اور نبی ﷺ نے تمام مسلمانوں کو جن پر روزہ فرض ہے۔روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔رمضان المبارک دعاؤں کی خصوصی قبولیت کا مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے ذکر میں ہی فرمایا ہے۔اُجیبُ دعوۃ الداع اِذادعانِ۔ کہ میں دعا کرنے والوں کی دعاوں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔لیلۃ القدر رمضان المبارک کا خاص موقع ہے۔جبکہ انوار و برکات سماویہ کا خاص نزول ہوتا ہے اور دلوں پر رحمتوں کی غیر معمولی بارش ہوتی ہے۔رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ایک خاص عبادت ہے۔جبکہ مومن دس دن کے لئے خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں اور روز و شب مسجد میں ہی عبادت اور ذکر میں بسر کرتے ہیں۔روزہ اپنی ذات میں ہی ایک پُر کیف روحانی عبادت ہے۔اس پر رمضان المبارک کے روزوں کی غیر معمولی برکات تو نور علیٰ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ہمیں چاہئے کہ ان برکات سے حصہ کامل حاصل کریں۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

(الف) اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔آسمان پر تم اسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف و حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ہر ایک جو زکوۃ کے لائق ہے وہ زکوۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو"(کشتی نوح)

(ب)"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ: ۱۸۶) اس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔اور تجلی قلب سے مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔پس انزل فیہ القران میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے"(ملفوظات جلد ۲ ص ۵۶۰۔۵۶۱)

روزہ ایک روحانی عبادت ہے جس سے روح میں قوت پیدا ہوتی ہے۔انسان کے اخلاق میں بہتری،اس کے خیالات میں جلا،اور اس کی قلبی کیفیات میں نور پیدا ہوتا ہے۔روزہ روحانی ورزش کا ایک بہترین طریقہ ہے۔قرآن مجید کا نزول اسی مبارک مہینہ میں ہوا تھا۔اور اس کی بکثرت اور خصوصی تلاوت اس ماہ میں ہوتی ہے۔اس کے برکات سے اہل ایمان بہرہ ور ہوتے ہیں۔رمضان کا مہینہ روحانی رنگ میں موسم بہار کا حکم رکھتا ہے،ایمان کے شگوفے کھلتے ہیں۔پھول اور پھل لگتے ہیں۔دلوں میں سرسبزی وشادابی پیدا ہوتی ہے۔مبارک وہ جو اس مبارک مہینہ کی برکات سے پورے طور پر فائدہ حاصل کریں۔

کشت ایمان کی آبیاری جن قربانیوں سے ہوتی ہے۔قصر دین جن بنیادوں پر استوار ہوتا ہے۔خزانہ روحانیت کی حفاظت جن مضبوط پہریداروں سے ہوتی ہے۔ان میں سے ایک زبردست بنیاد اور محکم ذریعہ روزہ ہے۔بعض روحانی امراض کا علاج صرف روزہ ہے۔انجیل میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ مسیحؑ کے شاگرد ایک جن (روحانی بیماری) کو دور نہ کرسکے مسیحؑ نے اسے دور کردیا۔انہوں نے پوچھا کہ یہ کام ہم کیوں نہ کرسکے؟۔اس پر حضرت مسیحؑ نے فرمایا"اما ھذا الجنس فلا یخرج الا بالصلوۃ والصوم" کہ یہ قسم بیماری نماز اور روزہ کے بغیر دور نہیں کی جاسکتی۔(عربی انجیل متی ۱۷۔۲۱) روزہ ایسی عبادت ہے جس کے ذریعہ انسان محتاج اور فانی ہونے کے باوجود اپنے رب کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔وہ ہر دم کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات کا محتاج ہے۔لیکن اپنے آقا کے حکم پر ایک مہینہ بھر کے لئے وہ کھانا پینا ترک کردیتا ہے۔ازدواجی تعلقات سے پرہیز کرتا ہے۔یہ ایک موثر مجاہدہ ہے اس سے انسان کی روح صیقل ہو جاتی ہے۔اور اس کے بدن میں روحانی کرنیں حلول کرتی ہیں۔درحقیقت تمثیلی زبان میں انسان عاشقانہ انداز میں اعلان کرتا ہے کہ اپنے محبوب آقا کی رضا کے لئے مجھے اپنی جان قربان کرنی بھی منظور ہے۔اور اپنی نسل کو اس راہ میں قربان کرنا بھی گوارا ہے یہ خاموش اعلان اگر دل کی گہرائیوں سے ہو تو کتنا اثر انگیز اور کس قدر روح پرور ہے۔سچ مچ اس سے کشت ایمان لہلہانے لگتی ہے۔نخل روحانیت بار بر ہو جاتا ہے۔اور انسان اپنے آپ کو خدا کی گود میں پاتا ہے۔

روزہ کے 20 بیس فوائد

☆ ۱۔تقویٰ جیسی نعمت عظمیٰ حاصل ہوتی ہے۔☆ ۲۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۳۔امراض روحانی دور ہوتے ہیں۔جیسے گرسنگی سے جسمانی امراض دور ہوتے ہیں۔☆ ۴۔مشقت برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔☆ ۵۔عفت و پاک دامنی حاصل ہوتی ہے۔☆ ۶۔اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔☆ ۷۔تہجد ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۸۔نوافل پڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۹۔علوم قرآنی کا انکشاف ہوتا ہے۔☆ ۱۰۔ترک اکل وشرب سے ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔☆ ۱۱۔عقل انسانی کو نفس امارہ پر تسلط و غلبہ تامہ ہوتا ہے۔☆ ۱۲۔قوت ارادی بڑھتی ہے۔☆ ۱۳۔تہجد و نوافل پر مداومت حاصل ہوتی ہے☆ ۱۴۔صبح سویرے اٹھنے سے طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔☆ ۱۵۔کھانا کھانے کے اوقات میں باقاعدگی سے صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔☆ ۱۶۔غرباء کی تکلیف کا احساس پیدا ہو کر ان سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔☆ ۱۷۔ترک لغویات کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۱۸۔قبولیت دعا کے نظاروں سے زندہ ایمان حاصل ہوتا ہے۔☆ ۱۹۔تعمیل ارشاد الٰہی سے سرور و انبساط پیدا ہوتا ہے۔☆ ۲۰۔جنت کا قرب اور اس میں نمایاں اور خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔

❀❀❀

قارئین بدر کو رمضان المبارک کی
مبارک صد مبارک

آسمانوں کی اُن کو بلندی ملی

محمد فیروز الدین انور۔ کولکتہ

خاکسار کی محترم حضرت حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مرحوم مغفور ولی اللہ صفت انسان سے پچھلے پچاس سالوں سے ملاقات تھی۔

حضرت حافظ صاحب سے میرے والد محترم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب سابق امیر جماعت کلکتہ کی شناسائی قلمی دوستی سے ہوئی۔ حضرت حافظ صاحب کی ترقی اور کامیابیوں کا ذکر بدر میں پڑھ کر یہ سلسلہ شروع ہوا۔ اور پھر بعد میں لفافوں میں خلوص و محبت اور پیار کے تبادلے اور لین دین کا سلسلہ جاری ہوا۔ چنانچہ یہ وجہ تھی کہ حضرت حافظ صاحب کا کلکتہ آنا اور والدِ محترم سے ملاقات ایک لازم ملزوم امر بن گیا۔

چنانچہ ان ہی دنوں کی بات ہے کہ کلکتہ میں ہندوستان کے پہلے سب سے پہلے Planetarium کا افتتاح کرنے جناب پنڈت جواہر لال نہرو آنے والے تھے تو حضرت والد صاحب نے حضرت حافظ صاحب کو اطلاع دی اور ساتھ میں کلکتہ آنے کی دعوت بھی دی۔ لیکن حضرت حافظ صاحب کا خط آیا کہ میں کلکتہ تو آؤں گا مگر آپ کی دعوت پر نہیں بلکہ بھارت سرکار کی دعوت پر آؤں گا مگر آپ سے بھی ملاقات ہوگی۔

اور حسب پروگرام آپ کلکتہ آئے۔ آپ کی ایک خاص عادت تھی جو دراصل شفقت کا ہی ایک نمونہ تھی کہ جب کلکتہ آتے تو خاکسار کو اپنا گائیڈ بنانے اور کلکتہ میں راہنمائی کرنے کا ارشاد فرماتے اور خاکسار اسے اپنی خوش قسمتی سمجھ کر شوق سے اس فریضہ کو نبھاتا۔ Birla Planetarium کے افتتاحی پروگرام میں حضرت حافظ صاحب کے ساتھ خاکسار بھی شریک تھا۔

Inauguration تو وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے کیا اور ساتھ میں تقریر بھی کی جس میں پلینٹوریم بنانے کا مقصد اور کام بھی بتائے۔ پھر کچھ اور لوگوں نے بھی اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ لیکن ان سب کی تقریروں اور خطاب سے بالاتر حضرت حافظ صاحب کی تقریر تھی۔ آپ نے قرآن مجید کی تلاوت مع ترجمہ کی اور قرآن مجید کی دوسری آیتوں سے دنیا کی تخلیق اس کی سورج اور ستاروں سے سجاوٹ کے ذکر پر روشنی ڈالی۔

دوسرے روز تمام اخباروں نے اس عمل کو بہت ہائی لائٹ کیا کہ ایک مسلم اسکالر نے کیسے اپنے خالق و مالک کی حمد و ثنا اور ستائش بیان فرمائی ہے۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ یہ مسلم اسٹرولوجی کے ماہر مسلمانوں کی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ان سب اخباروں کے تراشے حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں پیش کردیئے گئے)

غرض کہ یہ حیدر آباد کی زمین بھی کیا ہی عجیب وغریب زمین ہے جہاں ہمیشہ نادر ونایاب جواہرات دستیاب ہوتے رہتے ہیں۔ علی قلی کو کوہ نور ملا اسی زمین سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب ملے۔ اسی زمین کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ نے سیر روحانی کا سلسلہ جاری فرمایا اور میں نے پالیا میں نے پالیا کا اعلان فرمایا۔ اور پھر اسی زمین سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حضرت حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب ملے اور نہ معلوم اس زمین نے اپنے اندر کیا کیا نعمتیں رحمتیں برکتیں اور خزانے چھپا رکھے ہیں جو اپنے اپنے وقت میں اسلام کی بے لوث خدمت کیلئے اپنی باری کے منتظر ہیں۔ (اللھم زدفزد)

حضرت حافظ صاحب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے ہمیشہ دنیا سے غضِ بصر سے کام لیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی نیچی نگاہ کو کتنی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور

آسمانوں کی ان کو بلندی ملی
جو زمین پر چلے سر جھکا کر چلے

اگرچہ حضرت حافظ صاحب نے ہمیشہ نگاہ نیچی رکھی۔ مگر علمی طور پر ہمیشہ ستاروں پر کمندیں ڈالتے رہے۔ اور ستاروں پر کمندیں ڈالتے رہے اور ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے کو دنیا نے دیکھ لیا کہ ستاروں پہ کمندیں ڈالنے والے نے کتنا اوپر اپنا مقام بنا لیا ہے۔ (اللہ اکبر)

جلسہ سالانہ اور سالانہ اجتماعات کے مواقع پر بہشتی مقبرہ ساتھ جانا اور ساتھ واپس آنے کا روز کا ایک دستور العمل بن گیا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اپنے نئے تعمیر شدہ مکان بیت الاحسان میں لے جاکر چائے بسکٹ سے اصرار کرکے نوازتے تھے اور اگر کوئی کتاب چھپتی یا زیر طبع ہوتی تو اس کا مسودہ یا ایک کاپی ضرور عنایت کرتے اور اس کتاب کو چھاپنے کا پس منظر بھی بتاتے۔ چنانچہ اس طرح خاکسار کے پاس ان کی عطا کی ہوئی درجنوں کتابیں ہوگئیں۔ اور اس پر طرہ یہ کہ ان کتابوں کی قیمت نہیں لیتے تھے۔

سرخم ہے انکسار سے ہر اہل خیر کا
جھک جھک گئی ہے شاخ ثمر دار دیکھنا

نمازوں کے وقت مسجد مبارک میں اپنے ساتھ خاکسار کیلئے بھی جگہ ضرور رکھتے تھے۔ ہمارے نومبائعین ایک دوست سید منظر حسن صاحب مرحوم ان کے ایسے گرویدہ تھے کہ ان کے پیچھے تہجد پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب کی آواز ان کا لہجہ ان کو بہت پسند تھا۔

صدر صدر انجمن احمدیہ بننے کے بعد جو ان کا آفس بنا اسے بھی خاص طور پر دیکھنے کی دعوت دی اور فرمایا۔ میں ایک ادنیٰ سا انسان ہوں۔ مگر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس کی شفقت سے شاید کچھ بن جاؤں اور اسی بہانے میرا خدا مجھ سے راضی ہوجائے۔ پس آپ سب بھی دُعائیں کریں ایک سال رمضان المبارک کے موقعہ پر ان کو دُعاؤں کیلئے لکھا اور عرض کیا کہ آپ دعائیں کریں تا۔۔۔۔ ''اسلام پر ہی آوے جب آوے قضا مجھے'' (کلام محمود)

تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا اب میں بھی یہی جملہ اپنے لئے دعاؤں کی تحریک کرتے وقت استعمال تو کروں گا اور میرا نام بھی مستقل طور پر دعاؤں کے طالبان کی لسٹ میں درج کرلیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء غرض کہ

کیا کہیں کتنے مراسم تھے ہمارے ان سے
وہ جو ایک شخص ہے منہ پھیر کے جانے والا

دعا ہے اللہ تعالیٰ حافظ صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اپنی مغفرت وعفو کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آمین۔

❀❀❀

سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سکندر آباد

الحمد للہ مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کو اپنا مقامی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴ جون ۲۰۱۲ کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

نمازِ تہجد، نمازِ فجر و درس القرآن: مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب مبلغِ سلسلہ نے نمازِ تہجد 4-00 بجے پڑھائی۔ ساڑھے چار بجے نمازِ فجر پڑھائی اور قرآنِ کریم کا درس دیا۔

اجتماعی تلاوت: پروگرام کے مطابق تمام حاضر افراد نے مسجد میں ہی تلاوت کی۔

ورزشی مقابلہ جات: اس کے بعد مسجد کے قریب موجود ZTI گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جس میں اراکینِ انصار نیز خدام واطفال نے حصہ لیا۔

افتتاحی اجلاس: ٹھیک 30-10 بجے مکرم سیٹھ مہر دین صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ کی صدارت میں افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم مکرم محمد عرفان صاحب نے کی۔ اور ترجمہ بھی پڑھکر سنایا۔ بعدہٗ مکرم نور الدین سلیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سکندر آباد نے مجلس انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں مکرم عبد الحمید شہزاد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ بانی تنظیم مجلس انصار اللہ کا منظوم کلام ''نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو'' خوش الحانی سے پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب مبلغِ سلسلہ سکندر آباد نے ''ذیلی تنظیم میں اطاعت کی اہمیت'' کے عنوان پر صحابہ کرامؓ کے حوالہ سے تقریر کی۔ آخر پر مکرم صدرِ اجلاس نے ''احکامِ الٰہی پر عمل کی ضرورت'' کی طرف توجہ دلائی پھر دعا کروا کر اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

علمی مقابلہ جات: ٹھیک 30-11 بجے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ کل تین مقابلے (۱) تلاوتِ قرآنِ کریم (۲) نظم (۳) تقریر ہوئے۔ جن میں انصار، خدام واطفال نے حصہ لیا۔

اختتامی تقریب: بعد نماز ظہر وعصر وطعام تقریب اختتامی اجلاس منعقد ہوئی۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سکندر آباد کی صدارت میں ٹھیک 30-3 بجے دوپہر اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم مکرم راشد احمد صاحب نے کی۔ مکرم زعیم صاحب نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم منور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھکر سنایا۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد الٰہ دین صاحب سیکرٹری مال، مکرم محمد احسان اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم زعیم صاحب اور مکرم امیر صاحب کے ذریعہ انعامات تقسیم کروائے گئے۔ اس کے بعد مکرم زعیم صاحب نے مکرم امیر صاحب، تمام حاضرین، منتظمین اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے قرآنِ کریم پر تدبر کرنے اور ذیلی تنظیموں کی برکات سے مستفید ہونے کی طرف توجہ دلا کر دعا کرائی۔ جس سے ہمارا مقامی سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(نور الدین سلیم زعیم مجلس انصار اللہ۔ محمد ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد)

تصحیح اعلان بابت ہفت روزہ قرآن مجید

ہفت روزہ بدر قادیان کی اشاعت 5/12 جنوری 2012 کے صفحہ نمبر 10 پر ''جماعتی تقاریب اور جلسے'' کے عنوان سے نظارت اصلاح وارشاد کی جانب سے جو اعلان شائع کروایا گیا ہے اس میں ہفتہ قرآن مجید یکم جولائی تا 7 جولائی منعقد کرنے کیلئے شائع ہوا ہے جبکہ ہفتہ قرآن مجید سال میں دو مرتبہ منعقد کیا جانا ہے۔

لہٰذا احباب جماعت ہفتہ قرآن مجید کی درج ذیل تاریخیں نوٹ فرمالیں۔ اور اس کے مطابق سال میں دو مرتبہ ہفتہ قرآن مجید منعقد کرکے اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

۱۔ ہفتہ قرآن مجید یکم جولائی تا 7 جولائی۔ ۲۔ یکم اکتوبر تا 7 اکتوبر۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نمازجنازہ

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 21رفروری 2012ء بروز منگل۔ بمقام مسجد فضل لندن۔قبل نماز ظہر دو جنازے حاضر پڑھائے۔

(1) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم احسان الٰہی صاحب۔سابق معلم وقف جدید۔ربوہ)

15رفروری 2012ء کو 65سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔بہت نیک، دعا گو، صابر وشاکر اور خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم محمد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

(2) مکرمہ قدسیہ عفت شریف صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد شریف صاحب رندھاوا۔صدر جماعت شرلی۔یوکے)

19رفروری 2012ء کو وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور مکرم ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔آپ لجنہ اماء اللہ یوکے کی نیشنل سیکرٹری خدمت خلق تھیں۔اس کے علاوہ آپ کو صدر لجنہ شرلی اور نائب صدر لجنہ ساؤتھ ریجن کی حیثیت میں خدمت کی توفیق ملی۔بہت نیک، دعا گو، خلافت کی سچی عاشق اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔اپنے زیورات بھی خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (ابن مکرم سردار محمد صاحب مرحوم۔گوٹھ سردار محمد، ضلع نواب شاہ۔حال جرمنی)

18رجنوری 2012ء کو وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر (مشیر قانونی۔ربوہ) اور مکرم عمر علی طاہر صاحب (مربی سلسلہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کے خسر تھے۔

(2) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد چیمہ صاحب مرحوم۔ٹاؤن شپ لاہور)

4رجنوری 2012 کو نمونیہ کی وجہ سے 82سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔بہت نیک، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم اور نمازوں کی پابندی کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم خالد محمود صاحب (امیر جماعت برکینا فاسو) کی پھوپھی تھیں۔

(3) مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نور احمد صاحب آف اوکاڑہ)

30رجنوری 2012ء کو 60سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ انتہائی بہادر اور احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والی مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔مرحومہ نمازوں کی پابند اور جماعتی اجلاسات میں شامل ہوتیں۔چندوں کی ادائیگی اور صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی تھیں۔مخالفت کی وجہ سے گاؤں میں رہنا مشکل ہوگیا تو یہ ربوہ چلی گئیں اور وہاں سے کچھ عرصہ بعد انہیں ان کی ایک بیٹی نے کینیڈا بلا لیا تھا۔پسماندگان میں 8بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب (آف ٹورانٹو۔کینیڈا)

21رجنوری 2012ء کو 75سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ کو کینیڈا کے شہر ونی پیگ میں جماعت قائم کرنے کی توفیق ملی اور لمبا عرصہ وہاں کے صدر رہے۔علاوہ ازیں نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، ممبر ایڈیٹوریل بورڈ احمدیہ گزٹ کینیڈا اور استاد جامعہ احمدیہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔آپ نے میڈیا کے ساتھ مفید روابط قائم کئے۔ٹی وی پر جماعت کے بارہ میں تعارفی پروگرام بھی پیش کیا کرتے تھے۔بطور والنٹیئر امدادی کاموں میں بھی شوق سے حصہ لیا کرتے تھے۔ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب امریکہ کی Sandiego جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم سید شریف احمد صاحب (آف یو ایس اے)

31رجنوری 2012ء کو 83سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے ربوہ کی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں پیمائشوں اور نقشوں کی تیاری میں مدد کی تھی۔تقریباً 56سال سے امریکہ میں مقیم تھے۔آپ نے سان فرانسسکو میں جماعت کے قیام میں بہت اہم کردار ادا کیا اور اس کے پہلے صدر رہے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ عمیرہ احمد ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف صاحب آف لانگن۔جرمنی)

9ردسمبر 2011ء کو 54سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ خلافت اور جماعت کے ساتھ ہمیشہ وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیا اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ بطول بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم جمشید احمد خان صاحب مرحوم۔یوپی انڈیا)

22ردسمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ کے والد حاجی بشیر احمد صاحب مرحوم ایک بہت بڑے زمیندار تھے لیکن صرف احمدیت کی خاطر انہوں نے آپ کی شادی ایک انتہائی غریب احمدی سے کی جس کے ساتھ آپ نے نہایت صبر وشکر کے ساتھ گزارا کیا اور بچوں کی اچھی تربیت کی۔مرحومہ بہت مہمان نواز اور خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔

(8) مکرمہ جنت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم مہر بشیر احمد صاحب مرحوم۔ربوہ)

7رفروری 2012ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ نہایت سادہ مزاج اور ملنسار خاتون تھیں۔فرض نمازوں کے علاوہ نوافل بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔آپ نے ناخواندہ ہونے کے باوجود بڑھاپے میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا۔پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم محمد اقبال بشیر صاحب (نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ) کی خوش دامنہ تھیں۔

(9) مکرم مرزا محمد نصر اللہ صاحب (آف دارالعلوم جنوبی۔ربوہ)

آپ راج گیری کا کام کرتے تھے۔اسی کام کے دوران دوسری منزل سے گرنے کی وجہ سے سر اور ٹانگ میں چوٹیں آئیں اور ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد 12رنومبر 2009ء کو 44سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بڑے شریف النفس اور مخلص انسان تھے۔چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم احمد دین صاحب (آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

17ردسمبر 2011ء کو 84سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے لمبا عرصہ مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔فرقان بٹالین میں بھی کام کیا۔صوم وصلوۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بڑے بااخلاق اور دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

(11) مکرم رب نواز بھٹی صاحب (آف لاہور)

16رجنوری 2012ء کو 25سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے لمبا عرصہ اپنی مجلس میں اطفال کے سیکرٹری عمومی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔سانحۂ لاہور کے بعد دارالذکر میں گارڈ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔آپ نیک، نماز باجماعت کے پابند، نرم مزاج اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والے مخلص خادم تھے۔خلافت سے گہرا لگاؤ تھا اور نظام جماعت سے اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔آپ کے ایک بھائی مکرم گل نواز بھٹی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

❀❀❀

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 22رمارچ 2012ء بروز جمعرات۔ بمقام مسجد فضل لندن۔قبل نماز ظہر دو جنازے حاضر پڑھائے۔

(1) مکرمہ فوزیہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد جاوید صاحب۔آف لیسٹر)

17رمارچ 2012ء کو 36سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ نہایت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔آپ اپنی فیملی کے ساتھ چار سال قبل جرمنی سے یوکے آئی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ دانش بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم حاجی محمد اکبر قمر صاحب۔آف ہیز)

21رمارچ 2012ء کو 54سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔انتہائی نیک، خوش اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔خلافت اور جماعت سے بہت محبت اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ان کے خاوند اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں۔اسیری کی دوران آپ نے بڑے صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا اور بچوں کی اچھی تربیت کی۔پسماندگان میں والدین اور خاوند کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد افضل صاحب۔فتح پور، گجرات)

11رفروری 2012ء کو جگر کے کینسر سے 65سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بہت مخلص، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی بااخلاق خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم راجہ مبارک احمد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کی والدہ اور مکرم منور احمد خورشید صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی نسبتی بہن تھیں۔

(2) مکرم محمد افضل صاحب (ابن مکرم محمد خان صاحب۔فتح پور، گجرات)

آپ اپنی اہلیہ کی وفات کے ایک ہفتے بعد 18رفروری 2012ء کو جگر کے کینسر سے ہی 70سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے جرمنی میں Hersbruck جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوۃ کے پابند، غریب پرور اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم راجہ مبارک احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ الرشید جدران صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالستار ڈاہری صاحب مرحوم۔آف نواب شاہ سندھ)

10رفروری 2012ء کو 79سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے نواب شاہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز اور خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا محبت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری محمد انور صاحب (چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر)

8 / فروری 2012ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے مقامی جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی ۔مخلص، فدائی ، دینی غیرت رکھنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے ۔مرکزی مہمانوں اور مربیان کے ساتھ بہت احترام اور محبت سے پیش آتے اور ان کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے ۔مرحوم موصی تھے ۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔

(5) مکرمہ علیمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش قادیان ۔ربوہ)

4 / مارچ 2012ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت چوہدری سلطان عالم صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں ۔بڑی نیک ، باوفا، تہجد گزار، مہمان نواز، حلیم الطبع ، سادہ مزاج اور غریب پرور خاتون تھیں ۔چندوں میں ہمیشہ باقاعدہ رہیں ۔مرحومہ موصیہ تھیں ۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں ۔

(6) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ انعام الٰہی وہرہ صاحب مرحوم آف فیصل آباد)

2 / مارچ 2012ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔بڑی نیک ، دعا گو، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار مخلص اور باوفا خاتون تھیں ۔چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں ۔خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔

(7) مکرمہ سعادت آراء حمیدی صاحبہ (اہلیہ مکرم خالد حمیدی صاحب مرحوم ۔کراچی)

2 / جنوری 2012ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہر رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری (سابق ناظر تعلیم و تربیت قادیان) کی بیٹی تھیں ۔نیک، عبادت گزار، صابر و شاکر اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں ۔جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں ۔آپ کے گھر میں لجنہ کے اجلاسات بھی ہوا کرتے تھے ۔بیوگی کا لمبا عرصہ نہایت صبر و ہمت کے ساتھ گزارا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔

(8) مکرم محمد علی صاحب (ابن مکرم محمد دین صاحب ۔ سابق خادم مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک ۔ربوہ)

13 / جنوری 2012ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ انڈیا سے ہجرت کر کے پہلے سانگلاہل کے علاقے میں رہائش پذیر ہوئے اور پھر اپنے خاندان سمیت ربوہ شفٹ ہو گئے ۔1974ء کے ہنگاموں میں بڑے صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا۔نمازوں کے پابند، تہجد گزار، شریف النفس اور نیک انسان تھے ۔

(9) مکرم ناصر احمد صاحب شمس (سابق کارکن روزنامہ الفضل ربوہ)

24 / جنوری 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ بڑے نیک، کم گو، مخلص اور باوفا انسان تھے ۔چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور لین دین کے بہت صاف ستھرے تھے ۔آپ مکرم منیر احمد صاحب عابد، مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے بھائی تھے ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے ۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے ۔آمین ❁❁❁

صد سالہ کانفرنس جماعت احمدیہ گڑھ پدا

بتاریخ ۱، ۳/اپریل ۲۰۱۲ بروز منگلوار بمقام مسجد احمدیہ گڑھ پدا زیر صدارت محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان تلاوت قرآن مجید سے سالانہ کانفرنس کا آغاز ہوا۔

نظم کے بعد سیدنا حضور انور کے اخلاق فاضلہ پر مکرم بشارت احمد صاحب کیرنگ نے تقریر کی پھر محترم احسان الحق خان صاحب نے بزبان اُوڑیہ تقریر کی ۔بعدہ مکرم مولوی جمال شریعت صاحب مبلغ سلسلہ نے بزبان اڑیہ ظہور امام مہدی علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی ۔اس کے بعد ہندو معززین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پوری دنیا میں کئے جا رہے رفاہی کاموں کی تعریف کی ۔بعد ازاں محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صلح کی تعلیم بیان فرمائی ۔آخر پر صدر جلسہ نے صدارتی خطاب میں عالمی برادری اور بھائی چارے سے متعلق مفید باتیں بیان کرتے ہوئے احمدیت کی خوبصورت اور امن بخش تعلیم کا خلاصہ پیش کیا اور دُعا کرائی ۔اس طرح جلسہ کی کاروائی بفضلہ تعالیٰ اپنے اختتام کو پہنچی ۔

تاراکوٹ : بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کی کاروائی محترم شیخ عبدالقادر صاحب زونل امیر صاحب بھدرک کی زیر صدارت شروع کی گئی ۔تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ کے بعد نظم ہوئی اور پھر محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے اجلاس کی پہلی تقریر کی جس میں آپ نے مخالفین احمدیت کا انجام اور بعض الہامات کا ذکر فرمایا۔بعدہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید نے اس اجلاس کی آخری تقریر کی ۔بعدہ خاکسار نے بزبان اُڑیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق تقریر کی ۔پھر محترم معراج علی صاحب سرکل انچارج بھدرک نے تقریر کی ۔آخر پر محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ تاراکوٹ نے شکریہ احباب کیا اور صدر اجلاس کی اجازت سے محترم ناظم صاحب ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی ۔

(معراج علی سرکل انچارج بھدرک)

پونچھ زون میں زونل سطح پر جلسہ یوم خلافت

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ شیندرہ پونچھ زون کو زونل سطح پر جلسہ یوم خلافت کے انعقاد کی توفیق ملی ۔اس جلسہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے شمولیت کی ۔مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۱۲ کی صبح پونچھ سے خدام راجوری زون کی جماعت دہری ریلوٹ جا کر محترم ناظر صاحب کے ہمراہ قافلے میں آئے مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد و مکرم زونل امیر صاحب پونچھ بھی اس قافلے میں تھے ۔خدام وردی میں تھے اور یہ نظارہ پروقار تھا جو میڈیا کی دلچسپی کا باعث بنا۔اجلاس حسب پروگرام صبح ساڑھے دس بجے زیر صدارت محترم ناظر اعلیٰ صاحب شروع ہوا۔مکرم حافظ شاکر حسین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی ۔بعدہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی قیادت میں شاملین نے کھڑے ہو کر عہد وفاءِ خلافت دہرایا ۔مکرم محمد حسین صاحب عاجز صدر جماعت احمدیہ شیندرہ نے شاملین جلسہ کا استقبال کیا ۔مکرم الطاف حسین صاحب کی نظم کے بعد مکرم اورنگ زیب صاحب راتھر زونل امیر پونچھ نے پہلی تقریر کی موصوف نے شہد کی مکھی کی مثال دیتے ہوئے نظامِ خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔آپ نے صوبہ کیرلہ اور تاملناڈو میں جماعتی ترقی کو خلافت کے ساتھ غیر معمولی وابستگی کا نتیجہ قرار دیا۔حضرت امیر المؤمنین کے ہر ارشاد پر فوری عمل کرنے کی تلقین کی اس کے بعد مکرم عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے خلافت سے برکات حاصل کرنے کیلئے اعمال صالحہ کی ضرورت پر تقریر کی ۔تقریر کے بعد محمد اقبال صاحب نے نظم سنائی ۔

آخر پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ کا صدارتی خطاب ہوا جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کو جسم اور خلافت کو دل سے تشبیہ دیکر سمجھایا کہ دل کے تابع تمام جسم کے دھڑکن چلتی ہے جماعت کو بھی چاہیئے کہ خلافت کے اشاروں پر چلے ۔اس کیلئے ضروری ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ خطبہ جمعہ خصوصاً اور تمام وہ پروگرام جس میں امیر المؤمنین شامل ہوتے ہیں عموماً دیکھے سنے جائیں اور ان پروگراموں میں حضرت امیر المؤمنین کے ہر ارشاد کو اپنے ہی لئے سمجھیں اور فوراً عمل کریں آپ نے جلسہ کے اختتام پر دعا کروائی اور نماز ظہر و عصر ادا کی گئی ۔اس جلسہ میں ۲۵۴ مرد ۷۴ مستورات اور بچے شامل ہوئے ۔اس جلسہ کی خبر دو لوکل چینلوں میں بھی نشر ہوئی ۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے ۔ (مولوی عبدالجبار بھٹی مبلغ سلسلہ شیندرہ)

جلسہ یوم خلافت

❁ **ناصرات الاحمدیہ کانپور :** الحمدللہ بتاریخ ۲۷ مئی لجنہ کے جلسہ کے بعد ناصرات الاحمدیہ کانپور کا جلسہ یوم خلافت منایا گیا اس جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ سے ہوا۔اس جلسے کی صدارت محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نائب صدر لجنہ نے کی اس جلسہ میں ۲ نظمیں پڑھی گئیں ۔اس جلسہ میں دو ناصرات کی بچیوں نے شرکت کی ۔دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔(شاہدہ پروین صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

❁ **لجنہ اماء اللہ کانپور :** الحمدللہ مورخہ 12-5-27 کو محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا اس جلسہ میں ۱۲ ممبرات نے شرکت کی ۔جلسے کا آغاز مریم بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔اس کے بعد محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا بعدہ محترمہ شگفتہ ناز، محترمہ ترنم اطہر صاحبہ، محترمہ مبارکہ اسرار صاحبہ، محترمہ شاہدہ یاسمین صاحبہ نے مضمون پڑھا اور محترمہ عافیہ رئیس صاحبہ، محترمہ مریم بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں ۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے ۔آمین ۔(شائقہ پروین سیکرٹری لجنہ کانپور)

❁ **خانپور ملکی بہار :** مورخہ ۲۸ مئی بروز سوموار ۳ بجے زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر ذکیہ تسنیم صاحبہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔اس جلسہ کا آغاز محترمہ ناہیدہ بشارت صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور محترمہ عطیۃ القیوم صاحبہ کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعد ازاں صدر اجلاس محترمہ ڈاکٹر ذکیہ تسنیم صاحبہ نے ۲۷ مئی یوم خلافت کا مختصر تعارف پیش کیا۔محترمہ شاکرہ پروین صاحبہ نے خلافت راشدہ کا قیام ۔عزیزہ طوبیٰ ثمین نے خلافت احمدیہ کی نئی صدی اور ہماری ذمہ داریاں، عزیزہ لبنیٰ عدن نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورِ خلافت کے اہم کارنامے" عزیزہ طاہرہ منبر نے خلافت کی ضرورت کے عنوان پر تقاریر کیں ۔دوران تقاریر خلافت کے عنوان پر نظمیں ہوتی رہیں اس بابرکت جلسہ میں ہماری سو فیصد ممبرات شامل ہوئیں ۔دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے ۔

(کوثر ناہید۔جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی بہار)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از : اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

صدقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کرسکتا ہے بندہ نہیں کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اُس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے“۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہی بھلے کیلئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

روزنامہ الفضل کے بارے میں تاثرات

احباب کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ”روزنامہ الفضل ربوہ“ کو ۱۸ جون ۲۰۱۳ کو ۱۰۰ سال پورے ہو رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس بابرکت موقعہ پر روزنامہ الفضل ربوہ کا صد سالہ خصوصی شمارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس خصوصی شمارے کیلئے احباب جماعت ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے تاثرات کا اظہار کریں جو الفضل ربوہ سے آپ نے یا آپ کے قریبی دوستوں، رشتہ داروں اور احباب جماعت نے جو دینی دنیاوی اور تعلیمی و تربیت کے لحاظ سے فائدہ اٹھایا ہو یا الفضل کے ذریعہ خلفاء کی تحریکات پر لبیک کہا ہو اور برکتیں حاصل کی ہوں“ اس حوالہ سے اپنے تاثرات اور مضامین قلمبند کر کے مورخہ ۱۵ ستمبر ۲۰۱۲ء تک نظارت نشر و اشاعت قادیان میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

ضروری اعلان برائے خریداران بدر

خریداران ہفت روزہ بدر سے درخواست ہے کہ جن خریداران کا چندہ بدر بشمول سال 2011 بقایا ہے اولین فرصت میں ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ رقم بھجوانے کے ذرائع۔

۱۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجوا سکتے ہیں۔

۲۔ بذریعہ ڈرافٹ رقم بھجوانی ہو تو ڈرافٹ کی فوٹو کاپی مینیجر بدر کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۳۔ Online رقم جمع کرانے کیلئے مطلع رہیں کہ مینیجر ویکلی بدر کا State Bank of India قادیان برانچ میں اکاؤنٹ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Manager Weekly Badr Account
No. 10776119612, Qadian Branch Code 1571,
International Swift Code: SBININBB274

رقم ادا کرنے کے معاً بعد مینیجر بدر کو چندہ کی ادائیگی کی اطلاع دیکر ممنون فرمائیں تا آپ کے کھاتہ میں رقم کا اندراج ہو سکے اور آپ کا حساب درست رہ سکے۔

خریداران بدر اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ چندہ بدر خریدار پر بدر کا ایک قرض ہے اس کی ادائیگی بروقت کرنا اخلاقی فرض ہے۔

نوٹ: خریداران سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے مقررہ نمائندہ بدر کے پاس ہی چندہ بدر ادا کریں۔

(مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

افتتاح مسجد احمدیہ بھونیشور

محترم سید طاہر احمد کلیم صاحب امیر کٹک زون اوڈیشہ کی زیر صدارت بتاریخ 12-4-6 بمقام مسجد احمدیہ بھونیشور ایک تقریب بغرض افتتاح منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن پاک محترم محمود خان صاحب نے کی بعدہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ نے تعارفی تقریر کی جس میں آپ نے مسجد بننے سے قبل نماز پڑھنے سے متعلق بعض پریشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ الحمد للہ مسجد ہونے سے بآسانی نمازوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کی ہمیں توفیق مل رہی ہے۔ بعدہ محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے مسجد آباد کرنے کی اہمیت کے بارے میں بتایا کہ اپنے قلوب کو مسجد کے ساتھ جوڑے رکھنے میں ہی کامیابی ہے۔

آخر میں مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے احباب جماعت احمدیہ کی مساعی کو بابرکت کرے۔ مزید ترقی عطا فرمائے آمین۔

(عنایت اللہ منڈاشی۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

صدقۃ الفطر و عید فنڈ

الحمد للہ ثم الحمد للہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک دفعہ ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر فرض ہے۔ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں کم و بیش دو کلو 750 گرام غلہ یا اُس کی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے۔ پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادائیگی نہیں کرتا وہ نصف شرح سے ادائیگی کرسکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گرد و نواح میں چونکہ ایک صاع غلہّ کی قیمت اوسط اڑتیس 38 روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح اڑتیس روپے مقرر کی گئی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات میں چونکہ غلہّ (گندم و چاول) کی قیمت مختلف ہے اس لئے اُمراء و صدر صاحبان مقامی طور پر اپنے اپنے علاقہ میں دو کلو سات سو پچاس گرام غلہ کی قیمت کے برابر صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔

جملہ عہدیداران مال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہر صورت مرکز بھجوائیں بقیہ 9/10 حصہ مقامی غرباء مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور اس کے آمد و خرچ کا حساب رکھا جائے جو کہ انسپکٹران بیت المال آمد بوقت دورہ چیک کریں گے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی و مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ

یہ چندہ عید فنڈ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہر کمانے والا احمدی ایک روپیہ ادا کیا کرتا تھا۔ اب جبکہ اس ایک روپیہ کی قیمت کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اس لئے اب مالی نظام جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظور شدہ ہے۔ اس کے مطابق ہر کمانے والے احمدی گھرانوں میں عید کے روز جسقدر معمول کا خرچ کیا جاتا ہے اُس کا نصف اس مد عید فنڈ میں ادا کریں۔ عید فنڈ چونکہ مرکزی چندہ ہے تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

تحریک جدید کی دوسری ششماہی

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وعدہ جات چندہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے 30 اپریل کو جاری سال کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اور صد فیصد وصولی کے ٹارگیٹ کو پورا کرنے کیلئے اب صرف چھ ماہ ہی باقی بچے ہیں۔ امراو صدران کرام، سرکل انچارج صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں ان کے ذون/سرکل کی جماعتوں کے بقایا سابقہ اور وعدہ سال رواں کے بالمقابل 30 اپریل تک ہونے والی وصولی کی پوزیشن بذریعہ ڈاک بھجوائی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ چندہ کی جلد تر ادائیگی کے نتیجہ میں جہاں سلسلہ کو روزمرہ کے ضروری اخراجات میں سہولت ہوتی ہے وہاں خود چندہ ادا کرنے والے کو بھی نیکی میں سبقت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ہر چندہ دہندہ کو اس بات کا مکلف کیا ہے کہ:۔

”احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑا جائے“۔ (خطاب از مجلس مشاورت فرمودہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶)

نیز فرمایا: ”اس تمہید کے بعد تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں“۔

واضح رہے کہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات کا تعلق چونکہ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین سے ہے اس لئے حضورؓ نے سیکرٹریانِ مال کو بھی یہ تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ:۔

”چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کیلئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سیکریٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ فنانشل سیکریٹری (جواب وکیل المال کہلاتا ہے) کے نام بھجواتے رہیں“۔

(کتاب مالی قربانیاں صفحہ ۴۳)

جملہ امراو صدران کرام، سرکل انچارج صاحبان اور سیکریٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ مخلصین جماعت سے ان کے وعدہ کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں ابھی سے موثر اور پر زور کوششیں شروع کر دیں تا ان کی جماعت صد فیصد ادائیگی کرنے والی خوش نصیب جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر پیارے آقا کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کر سکے۔ وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بارآور کرے اور تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

تربیتی جلسہ

۞۔ مورخہ ۱۱ مارچ ۲۰۱۲ کو مکرم ابوبکر صاحب زعیم انصاراللہ کاواشیری کی زیر قیادت تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس میں چھ تقاریر ہوئیں۔

۞۔ ۲۳ مارچ ۲۰۱۲ کو یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ زیر صدارت مکرم ایم سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ کاواشیری منعقد ہوا۔ مکرم اسماعیل صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی مکرم قویم احمد صاحب نے نظم پڑھی اس پروگرام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر چار تقاریر ہوئیں۔

۞۔ مورخہ ۲۵ مارچ کو خاکسار اور دو خدام مکرم عثمان صاحب اور وسیم احمد صاحب تبلیغ کی غرض سے پاس کے گاؤں آرہ پوراہ گئے جہاں گھروں میں جاکر پمفلٹ فولڈرز وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت دے۔ (عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ کاواشیری)

درخواست دُعا

عزیزہ نسرین بیگم بنت مکرم ظہور احمد صاحب بوجہ امراض پیٹ میں مبتلا ہوکر آپریشن ہو چکا ہے کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز عزیزہ ڈاکٹر مبین بیگم طالب علم ایم بی بی ایس ملک چین کی تعلیم مکمل ہوکر آئندہ اعلیٰ ترقیات کے حصول کیلئے بچی کی صحت وروشن مستقبل کیلئے موزوں رشتہ ملنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

۞۔ خاکسار کی والدہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب گلبرگی مرحوم کے گھٹنوں میں شدید درد ہے چلنے پھرنے میں پریشانی ہورہی ہے۔ مکمل شفایابی کیلئے احباب سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح خاکسار کے بہن بھائیوں و بیوی بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے کاروبار میں برکت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد گلبرگی۔ یادگیر)

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ فریحہ سوسن نے SSLC Board Exam میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 91 فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔ صحت وسلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید اُستاد۔ گلبرگہ)

تقریب شادی ورخصتانہ

الحمد للہ مورخہ 29 اپریل کو خاکسار کے چھوٹے بیٹے سعادت احمد گلبرگی آف یادگیر کرناٹک کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰ کے موقع پر عزیزہ امۃ النساء صاحبہ بنت محترم سمیع اللہ صاحب آف حیدرآباد کے ساتھ نکاح کا اعلان ہو چکا تھا۔ مورخہ 29.4.12 کو بعد نماز مغرب دُعائیہ تقریب و رخصتانہ عمل میں آیا اور مورخہ 30.4.12 کو یادگیر میں دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (رقیہ بیگم اہلیہ بشیر احمد گلبرگی مرحوم یادگیر)

اعلان نکاح ورخصتی

مورخہ 18 مئی کو مسجد احمدیہ سعید آباد میں بعد نماز جمعہ عزیزم طارق بشیر انجینئر ولد مکرم نصیر احمد خادم صاحب نمائندہ بدر کے نکاح کا اعلان مکرم مولوی نوید الفتح صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے ہمراہ آمنہ کوثر ایم فارمیسی بنت مکرم محمد شبیر احمد صاحب ساکن سلیم نگر کالونی حیدرآباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

مورخہ 12-6-7 رخصتی عمل میں آئی اور دعا ہوئی مورخہ 12-6-9 کو مکرم نصیر احمد خادم صاحب کی طرف سے دعوۃ ولیمہ کا اہتمام ہوا جس میں احمدی غیر احمدی ہندو احباب و مستورات نے شرکت کی۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر جہت سے باعث برکت بنائے۔ آمین

(ظہیر احمد خادم نزیل چنتہ کنٹہ کرناٹک)

معززین کی خدمت میں قرآن مجید کنڑ کا ترجمہ ولٹریچر کا تحفہ

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) کو ماہ اپریل میں چند معزز شخصیات کو جماعتی لٹریچر اور قرآن مجید کا کنڑ ترجمہ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور۔ علاقہ کی اعلیٰ شخصیات تک اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچی۔ جن افسران کو جماعتی وفد نے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱۔ جناب ڈاکٹر وشال کمال ڈپٹی کمشنر گلبرگہ۔ ۲۔ جناب اپو گوڈا، ایم ایل اے گلبرگہ۔ ۳۔ جناب شوم شیکھر میئر گلبرگہ۔ اسی طرح ایک اہل حدیث شخص کو پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے۔ (رحمن خان مبلغ سلسلہ گلبرگہ۔ کرناٹک)

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام
ہندوستانی وقت کے مطابق

جمعہ	لقاءمع العرب	**10.25**
	یسرنا القرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقھی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمۃ القرآن کلاس	8:30
ھفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	مجلس عرفان (انگریزی)	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	یسرنا القرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	وقف نو کلاس	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگل وار	لقاءمع العرب	10:25 AM
	یسرنا القرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاءمع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6I30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقھی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقھی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمۃ القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح وارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 19 July 2012 Issue No : 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا انعقاد کر کے ہمارے لئے خدا کی رضا کے حصول کی راہوں کو کھول دیا ہے

ہر احمدی کو اپنا معیار تقویٰ بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کینیڈا میں بنفسِ نفیس شرکت

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 جولائی 2012 بمقام کینیڈا

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ الحمدللہ آج جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسے ایک احمدی کیلئے برکات کا موجب بنتے ہیں اور بننے چاہیئے کیونکہ ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کے لئے جمع ہونا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہونا اس کی رضا کے حصول کے لئے جمع ہونا یقینا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کھول کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے منعقد ہونے والی مجالس اُس کی رضا کا ذریعہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کی مجالس کو جنت کے باغ قرار دیا ہے۔ پس جن مجلسوں سے جنت کے راستے ملیں وہ یقینا برکتوں والی مجلسیں ہوتی ہیں اور ہمارے جلسے کا مقصد بھی یہی ہے کہ دعا اور عبادات کے حصول کا طریقہ سیکھیں اور اسی طرح رضائے الٰہی کے حصول اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا ہمارا پیارا خدا نیکیوں کو سینکڑوں اور ہزاروں گنا پھل لگاتا ہے۔ اور اپنے بندوں کی معمولی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔ پس اس پیارے خدا کے پیار کو ہر ایک کو تلاش کرنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا انعقاد کر کے ہمارے لئے خدا کی رضا کے حصول کی راہوں کو کھول دیا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہر مرد جوان بوڑھے بچے کو کوشش کرنی چاہیئے۔ افراد جماعت کو یہ مقام حاصل کروانے کیلئے آپؑ کس درد سے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے افراد کے دلوں کو اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے دور کردے اور باہمی محبت بڑھا دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خود میری دعا کو قبول فرمائے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم میں بدبخت ازلی ہے اور اس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی حاصل ہو تو اُس کو اے قادر خدا میری طرف سے منحرف کر دے جیسا کہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کے بدلہ میں کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جان میں قلق ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ الفاظ آپ کے دلی درد کا ایسا نقشہ ہے جو دل کو ہلا دیتا ہے رونگٹے کھڑے کرنے والا ہے اور توبہ کی طرف جھکانے والا ہے۔ ان دنوں میں ہم میں سے ہر ایک کو توبہ اور استغفار درود اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو نہ صرف سلامت رکھے بلکہ استقامت میں ترقی دینے والا ہو۔ ہماری نمازیں اور عبادتیں حقیقی نمازیں بن جائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود ہیچ ہیں جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا پس یہ خواہش ہے حضرت مسیح موعودؑ کی ہم سے اپنی جماعت سے کہ تقویٰ کا مقام حاصل ہو اور اس کیلئے بڑے درد سے آپؑ نے یہ دعا فرمائی ہے اللہ کرے کہ ہم اس مقام کو حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمارے دنیا کے دھندے میں پڑ جانے کی وجہ سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انقلابی مشن میں روک پیدا کرنے والے نہ بن جائیں۔ ہم حقوق العباد کی پامالی کرنے والے نہ بن جائیں۔ پس اس جلسے کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بننے کیلئے ہر احمدی کو ایک نئے عزم کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے اور اس کے لئے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اپنے معیار تقویٰ کو بڑھاتے چلے جائیں گے تقویٰ کے راستوں کے حصول کے لئے قرآن مجید نے یہ تعلیم دی ہے کہ حقیقی مومن کا جو معیار فرمایا ہے اس پر عمل کر کے ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں، جس کی قرآن مجید میں تقویٰ پر چلنے سے مختلف حوالوں سے ذکر ہے۔

تقویٰ کا مطلب ہے بچاؤ کیلئے ڈھال کے پیچھے آنا یعنی گناہوں سے محفوظ رہتے ہوئے خدا کی پناہ چاہنا۔ واضح ہو کہ جب خدا تعالیٰ کی عبادت اُس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائے تو یہ مقام خوف ہے اور یہ خوف پیار کی وجہ سے ہے جو حقیقی عابد اور مومن کو خدا سے ہوتا ہے۔ پس عبادتوں کا حق ادا کرنے کی کوشش ایک حقیقی احمدی کو کرنی چاہیئے تا کہ تقویٰ پر چلنے والا کہلا سکے اور یہی انسانی پیدائش کا بہت بڑا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما خلق الجن والانس الا لیعبدون۔ (الذریت 56)

ترجمہ: ہم نے جن و انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کیلئے ہو جانا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ اِنسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اُسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۰)

یہ وہ مقام اور معیار ہے جسے ہر احمدی نے حاصل کرنا ہے اور کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ نیک اعمال بجالائے اور ہر قدم نیکی پر رکھے اور نیک اعمال کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ حسنہ سے دیکھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کی نشاندہی قرآن مجید سے ہوتی ہے۔ اور نیک اعمال کی تلاش قرآن مجید سے کریں اور اپنے اعمال کو سنت رسول کی پیروی میں کریں۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس بات کو سمجھ جائیں اور اپنی ترجیہات دنیاوی دولت کو نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد اس پر عمل کرتی ہے لیکن ابھی بہت کچھ اس میدان میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

ہمیں ہر ایک قسم کی نیکیوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے انجام کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جب افراد جماعت کی اکثریت خدا کے فضلوں کی تلاش میں بڑھے گی تو من حیث الجماعت خدا کے فضل بھی بڑھتے چلے جائیں گے اور وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمائے ہیں وہ ہم اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے۔ پس غلبہ احمدیت حقیقی اسلام تو یقینی ہے اگر ہم تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں گے تو اپنی زندگیوں میں غلبہ کو دیکھنے والے ہوں گے۔ ترقی اور فتح جماعت احمدیہ کا حصہ ہے ہمیں تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ جلسہ کے دنوں میں اور کچھ دنوں میں رمضان آنے والا ہے ان دونوں میں تقویٰ کے حصول کی بھرپور کوشش کریں۔

❁❁❁

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطبہ جمعہ ہندوستانی وقت کے مطابق 5.30 بجے شام شروع ہوتا ہے۔ تمام زونل امراء، مبلغین و معلمین کرام حضور انور کے Live خطبہ جمعہ کو احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو سنانے کا باقاعدگی سے اہتمام کریں۔

نظارت اصلاح و ارشاد (مرکزیہ) قادیان

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان